SENATE OF PAKISTAN.

SENATE DEBATES.

Friday, September 03, 1999

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at 10 O' clock in the morning with Mr. Chairman (Mr .Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وسارعوآ الیٰ مغفرةٍ من ربکم وجنةٍ عرضہا السمٰوٰت والارض اعدت للمتقینO الذین ینفقون فی السرآء والضرآء والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس۔ واللہ یحب المحسنینO والذین اذا فعلوا فاحشةً اوظلموا انفسہم ذکروا اللہ فاستغفر و الذنوبہم ومن یغفر الذنوب الا اللہ ولم یصروا علیٰ مافعلوا وہم یعلمونO

ترجمہ۔ اور اپنے پروردگار کی بخشش اور بہشت کی طرف لپکو جس کا عرض آسمان اور زمین کے برابر ہے اور جو (خدا سے) ڈرنے والوں کے لئے تیار کی گئی ہے۔ جو آسودگی اور تنگی میں (اپنا مال خدا کی راہ میں) خرچ کرتے ہیں اور غصے کو روکتے اور لوگوں کے قصور معاف کرتے ہیں اور خدا نیکوکاروں کو دوست رکھتا ہے اور وہ کہ جب کوئی کھلا گناہ یا اپنے حق میں کوئی اور برائی کر بیٹھتے ہیں تو خدا کو یاد کرتے اور اپنے گناہوں کی بخشش مانگتے ہیں اور خدا کے سوا گناہ بخش

بھی کون سکتا ہے؛ اور جان بوجھ کر اپنے افعال پر اڑے نہیں رہتے۔

DISCUSSION REGARDING THE MESSAGE OF THE FINANCE MINISTER FOR HIS INABILITY TO ATTEND THE QUESTION HOUR.

جناب چیئرمین: جزاک اللہ۔ جی question hour پہ Finance Minister صاحب کا ابھی message آیا ہے کہ ان کی میٹنگ ہے regarding Sick Industries with the Prime Minister تو وہ معذرت کر رہے تھے کہ میں حاضر نہیں ہوسکوں گا۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: یہ تو کوئی بات نہیں ہے جناب ہم اس explanation کو نہیں مانتے۔ کس کی میٹنگ ہے۔

جناب چیئرمین: وہ Sick Industries کی میٹنگ تھی۔ وہ کہتے ہیں کہ پہلے سے scheduled تھی آپ کا اجلاس ایک دم ہو گیا تو اس لئے میں معذرت کرتا ہوں۔

جناب محمد زاہد خان: جناب وہ ہمارا سامنا نہیں کرسکتے اس لئے اجلاس میں نہیں آتے۔ کیونکہ ہم تو اس کے لئے تیار ہو کر آئے ہیں کیونکہ یہ بہت ضروری سوالات ہیں۔

جناب چیئرمین: تو بتائیں کیا کریں۔

جناب محمد زاہد خان: جناب آپ نے اجلاس بلایا تھا اس کو یہاں ضرور آنا چاہیئے تھا۔

جناب چیئرمین: مجھے بتائیں کیا کریں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: آپ پھر اتنی helplessness کا اظہار کر رہے ہیں I am really very sorry یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔

جناب چیئرمین: تو آپ بتائیں کہ کیا طریقہ کریں۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب کوئی reprimand ہو یہ تو مفت میں جان بچا رہے ہیں۔

جناب چیئرمین: reprimand تو میں کردیتا ہوں لیکن اس کا فائدہ کیا۔سوالات تو آج نہیں ہوں گے۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب آپ reprimand اس طریقے سے کرتے ہیں کہ ان پر اثر ہی نہیں ہوتا۔

جناب چیئرمین: آپ کر دیں بہتر طریقے سے ۔آپ کو پانچ منٹ for reprimand دیتا ہوں۔ جی آپ کریں جی الیاس بلور صاحب۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب چیئرمین! آپ اتفاق فرمائیں گے کہ فوری طور پر اجلاس بلایا گیا اس لئے بہت سارے سوالات کا نوٹس بھی نہیں تھا اور بہت مصروفیت میں بڑی مجبوری کی صورت تھی ان کی جو پہلے meetings رکھی ہوئی تھیں اور بہت سارے معاملات تھے---

جناب چیئرمین: اگر خود آ کر معذرت کر جاتے تو یہ بہت اچھے لوگ ہیں شاید بات مان جاتے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: میں ان کی جگہ پر معذرت کرتا ہوں۔ اگلے rota day پر جناب ہم اس پر بات کریں گے۔ میں ان کی جگہ پر معذرت کرتا ہوں کہ وہ آج حاضر نہیں ہوسکے۔

جناب چیئرمین: اتنی courtesy ہونی چاہیئے کہ واقعی اگر مجبوری ہے he could have come over here. وہ آکر کہتے کہ میری مجبوری ہے no doubt کہ یہ House کہتا کہ جی ٹھیک ہے۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب والا! عرض یہ ہے کہ فوری اجلاس کے summon ہونے کی وجہ سے وہ اپنی پہلی مصروفیات کی وجہ سے نہیں آسکے۔

جناب چیئرمین: جی I understand your problem میں صرف یہ کہہ رہا ہوں کہ اگر وہ یہاں پر آجاتے میٹنگ پانچ منٹ لیٹ ہو جاتی معذرت کرلیتے تو I am sure کہ یہ بات مان لیتے۔

Mr. Ilyas Ahmed Bilour: That meeting could have been

postponed till after Namaz-e-Juma. One thing I tell you very honestly, this is very serious sir,

جب rota day آتا ہے Finance Minister کا he apologizes, he does not come here, then he comes on the next day جو questions piled-up ہوتے ہیں یا تو جب وہ آئیں تو آپ دو گھنٹے ہمیں دیں۔ This unfair sir ایک rota day پہ نہیں آتا دوسرے rota day پہ وہ آتے ہیں اور پھر وہ آدھا گھنٹہ سوالات میں ختم ہو جاتا ہے ہمارے سارے questions lapse ہو جاتے ہیں۔ اتنے important questions ہیں Q.Nos. 46,47,48 یہ سب بہت important ہیں۔

جناب چیئرمین: یہ سارے ہی important ہیں۔ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔

جناب الیاس احمد بلور: لیکن یہ تو اس طرح ہے کہ یا تو وہ اپنی جان بچاتے ہیں۔ اگر یہ میٹنگ نماز جمعہ کے بعد ہو جاتی تو کون سی قیامت آ رہی تھی۔ Sick Industries کی میٹنگ میں کون سے لوگ باہر سے آئے ہیں جو ہم سے زیادہ important ہیں سینٹ سے بھی۔ Sick Industries کی میٹنگ میں وہ کیا attend کررہے ہیں۔ جو خود Sick Industries والے لوگ ہیں ان کو تو پوچھتے ہی نہیں ہیں۔ Sick Industries کی میٹنگ میں جو یہ attend کر رہے ہیں اس میں اگر بنکوں کے صدور باہر سے آئے ہیں تو اور بات ہے اور اگر وہ ہمارے اپنے بنکوں کے پاکستانی صدور ہیں

then they are not more important than the Senate. This is the most important House. This is the Upper House, he should have called them at 2.30, he should have called them at 3.30. This is unfair sir,

یہ تو کبھی نہیں ہوتا کہ جس طریقے سے آپ ہاؤس کو چلا رہے ہیں۔ وہ میٹنگ ان کو دو بجے یا ڈھائی بجے call کرنی چاہیئے تھی۔

میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! سوال یہ ہے کہ Finance Minister جو ہے وہ بجٹ کے بعد سے ہمارا سامنا نہیں کرسکتے کیونکہ یہ بجٹ جو انہوں نے نیشنل اسمبلی میں دیا یہ بجٹ تو collapse کر گیا۔ totally collapse کر گیا ہے۔ بجٹ نام کا اب کوئی document ہے ہی نہیں۔ جس طرح انہوں نے اندھا دھند پارلیمنٹ کو اور نیشنل اسمبلی کو بغیر اعتماد میں لئے

ہوئے Taxation کی بھرمار کر دی ہے لوگوں کے اوپر' وہ اب یہاں پر question hour کی accountability سے بھی بھاگ رہے ہیں۔ میرا مطلب ہے یہ حکومت ہے یا کیا ہے۔ یہ نہ عوام کو accountable ہے نہ سینٹ کو accountable ہے نہ پارلیمنٹ کو accountable ہے۔ سینٹ کو یہ اس طرح سے چلاتے ہیں کہ یہ کسی کا راجواڑا ہے۔ سینٹ کسی کا راجواڑا نہیں ہے۔ وزیراعظم کے ساتھ میٹنگ ہے تو وزیراعظم کی میٹنگ کیا ہے کہ وہ سینٹ اور پارلیمنٹ سے فوقیت لے گی۔

جناب آپ بھی پرانے پارلیمنٹیرین ہیں۔ دنیا بھر میں آپ گھوم کے آئے ہیں

Prime Ministers schedule their own programmes, leave alone aminister, Prime Ministers schedule their own programmes keeping in view the schedule of the Parliament.

اور یہاں پر یہ ہے کہ every time a Minister sends up and says کہ جی میں نہیں آسکتا اور فنانس کے بارے میں سوالات ہیں تو

I tell you he does not come. The basic question is that he can not face this House on the question of taxation.

دوسرا بات یہ ہے کہ آج Prime Minister کے default کا سوال ہے۔ وہاں پر جو statement انہوں نے اخبار میں دی ہے آج ہم ان کو challenge کرتے کہ جس طرح Prime Minister نے اپنی انڈسٹریز اور loan واپس کئے ہیں اس طرح دوسرے لوگ بھی واپس کریں۔ آج ہم ان سے پوچھتے کہ لاہور ہائی کورٹ کے اس decision کا کیا بنا' جو application لاہور ہائی کورٹ میں move کی گئی تھی۔ آج دن تک اس کمیٹی کو Prime Minister نے اپنے assets hand-over نہیں کئے جس کے متعلق ٹی وی پر تقریر کر دی تھی۔ چیئرمین صاحب آپ اس بات کا strictly نوٹس لیں۔ آج session prorogue ہو جائے گا that means he is off the hook for the next one month.

جناب چیئرمین۔ جی جناب زاہد خان صاحب۔

جناب محمد زاہد خان۔ جناب آپ توجہ کریں یہاں 57 سوال ہے جس پہ میں نے

صاحب نے ٹی وی پر کہا تھا Prime Minister پر دو دن بولا تھا۔ میں نے کہا کہ point of order کہ میرے ذمے یا اتفاق فونڈری کے ذمے جو مالیاتی اداروں کی رقوم ہے وہ میں ان واپس کر دوں گا۔ میں نے یہی کہا تھا کہ Prime Minister نے قوم سے جھوٹ بولا تھا۔ اس نے قوم سے fraud کیا تھا۔ میں نے اس کے متعلق ایک cassette کا حوالہ دیا تھا کہ وہ sick units تھے اور ان کے متعلق چاردیواری دکھائی گئی اور اس کے اندر scrap دکھایا گیا۔

جناب والا! ابھی جو معاملہ ہو رہا ہے اس میں اپنے sick units کے متعلق آج Finance Minister کو وزیراعظم صاحب نے brief کرنا ہے تا کہ وہ آ کر یہاں جواب دے۔

جناب والا! یہ سوال direct وزیر اعظم سے متعلق ہے۔ جناب وزیراعظم صاحب نے لوگوں سے جھوٹ بولا اور ان سے fraud کیا۔ جناب ان لوگوں سے جھوٹ بولا گیا جنہوں نے اس پر اعتماد کیاآج یہی سوال تھا جس کی وجہ سے وزیر خزانہ صاحب تشریف نہیں لا رہے ہیں۔ جناب اس بات کی سزا وزیر اعظم کو ملنی چاہیئے۔ جناب آپ اس پر strict action لیں۔ ہمیں بھی قوم دیکھ رہی ہے کہ ہم یہاں آ کر کیا کر رہے ہیں اور ہمیں کیا کرنا چاہیئے۔ شکریہ جناب۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب عبدالحئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب والا۔ عرض یہ ہے کہ یہاں پارلیمانی نظام ہے اور وفاقی پارلیمانی نظام کا بنیادی اساس پارلیمنٹ ہے۔ میں کہتا ہوں کہ اس سینٹ کو کوئی اہمیت نہیں دی جا رہی۔ جناب سینٹ کی بڑی اہمیت ہے۔ خاص طور پر اس وقت جب ملک میں crisis ہے۔ معاشی crises ہیں اور اعتماد کی کمی ہے۔ جناب ایسا کبھی نہیں ہوا کہ اپوزیشن اور حکومت کے درمیان اتنا gap ہو۔ اعتماد کا فقدان ہے۔ جناب اتنے taxes لگائے جا رہے ہیں کہ لوگ چیخ اٹھے ہیں۔ اب جو لوگ جلوسوں میں جا رہے ہیں یہ اپنی معیشت کی وجہ سے نکل رہے ہیں۔ یہاں پر کمر توڑ بے روزگاری اور مہنگائی ہے۔

جناب والا! بجلی کے بل دیکھیں کہ ایک آدمی کی 3 ہزار تنخواہ ہے اس کو سترہ سو کا بجلی کا بل پکڑاتے ہیں تو اگر وہ 1300 سو گھر لے جائے تو آپ مجھے بتائیں کہ اس کا چولہا جلے گا۔ آپ لوگوں کو دیواروں سے ٹکرا رہے۔ جناب معیشت کی مضبوطی کے بغیر ہمارے پاس کوئی راستہ نہیں ہے۔ آج وزیر خزانہ کا یہاں ہونا بڑی اہمیت کا حامل تھا۔ آج کے سارے سوال اسی

کے متعلق ہیں۔

یہاں جو بات default کے متعلق بار بار کہی گئی ہے یہ بہت بڑا مسئلہ ہے۔ جناب آپ ان رقوم کو لائیں اور معیشت کو مضبوط کریں کیونکہ جب تک loan واپس نہیں ہوں گے ہماری معیشت کبھی بھی مضبوط نہیں ہو گی - یہ 3 سو ارب کے loans ہیں اور وہ بغیر ڈکار کے کھا گئے ہیں۔ میں صرف اتنا عرض کروں گا جناب چیئرمین کہ ہمیں اس کو اہمیت دینا چاہیئے۔ وزیراعظم کو خود آنا چاہیئے ایوان میں۔ سینٹ کو اہمیت دیں اور کوئی طریقہ کار نکالیں - اگر ایوانوں کو اہمیت نہیں دیں گے تو پھر لوگ اپنے مسائل سڑکوں تک لے جائیں گے۔

اب آپ دیکھیں کہ مختلف شہر کے لوگ اکٹھے ہو رہے ہیں تو وہ اسی وجہ سے اکٹھے ہو رہے ہیں۔ جب آپ پارلیمنٹ کو اہمیت دیں گے، جب پارلیمنٹ میں مسائل حل کئے جائیں گے، سنے جائیں گے، ان کا کوئی حل تلاش کیا جائے گا تو پھر ایسا نہیں ہوگا۔ یہ صرف ایک فریق کی ذمہ داری نہیں ہے، یہ صرف حکومت کی ذمہ داری نہیں ہے، یہ اپوزیشن کی بھی ذمہ داری ہے لیکن آپ پارلیمنٹ کو اہمیت تو دیں - پارلیمانی نظام کو اہمیت دیں۔ اس کے بغیر مسئلہ حل نہیں ہوگا۔ جناب! میرا اس پہ شدید احتجاج ہے بلکہ حقیقت یہ ہے اور جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ اس کا احساس دلائیں۔ اپوزیشن کو تو ایوان سے بھر پور واک آؤٹ کرنا چاہیئے، کم از کم ہم اس کو register تو کرائیں کہ آپ سینٹ کو اہمیت دیں - شکریہ جناب۔

میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! میں آپ سے درخواست کروں گا،

before the Leader of the Opposition states his position, that enough is enough for the Senate. You are the custodian of the rights of this House and the shabby manner in which this regime is mistreating the Senate and you have now tested your patience enough. I would, therefore, request you that under Rule 237, you have the inherent powers to kindly pass strictures against the Finance Minister for not coming today and as a warning to all ministers, let the doors of the Senate be closed on him for at least one week. I would, therefore, request you, sir, that under Rule 237 pass strictures against him and let the doors of the Senate be closed on him for one week so that the message goes out clearly from the Senate

that anyone who takes the Senate lightly will not be allowed into this House.

جناب چیئرمین: جی اعتزاز احسن صاحب۔

جناب بشیر احمد مٹہ: جناب چیئرمین! سوالات بھی ڈیفر کریں۔

جناب چیئرمین: جی وہ تو خیر ڈیفر ہو ہی جائیں گے۔ جی جناب اعتزاز صاحب۔

چوہدری اعتزاز احسن: جناب چیئرمین! یہ بڑے دکھ کی بات ہے اور کئی مرتبہ ہم یہ گزارشات کر چکے ہیں اور بہت سارے ہمارے دوست اور colleagues اس طرف سے اس بارے میں وضاحت کر چکے ہیں۔ میں ان کی باتیں دہرانا نہیں چاہتا۔

بات دراصل ایک تو یہ ہے کہ جناب اسحاق ڈار صاحب، غالباً اپنی تمام تر صلاحیتوں کے باوجود جو ان کی شاید وزیراعظم پر ضرور عیاں ہوں گی لیکن میرا خیال ہے کہ وہ پارلیمنٹ میں first timer ہیں اور ان کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ پارلیمنٹ کو کس قدر سنجیدگی سے لینا ضروری ہے۔ انہوں نے accountancy میں اپنا نام پیدا کیا اور "اتفاق" گھرانے کی انڈسٹری کے وہ زیادہ عرصہ accountant رہے۔

راجہ محمد ظفر الحق: وہ اس کو deny کر چکے ہیں۔

چوہدری اعتزاز احسن: ٹھیک ہے، اگر deny کرتے ہیں تو بہرحال ہمیں عموماً تاثر یہ ملتا ہے۔ بہرحال ان کا "اتفاق" کے گھرانے کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے، یہاں تک کہ جب آپ تعلیم حاصل کرتے تھے اور Chartered Accountancy کر رہے تھے----

Mr. Chairman: It has nothing to do with his not coming to the Senate. We do not confuse the matter.

چوہدری اعتزاز احسن: چیئرمین صاحب! یہ تو آپ دیکھیں میں وجہ بتا ہی رہا ہوں۔

Mr. Chairman: Today, the issue is that he has not come to the Senate and it is regrettable.

چوہدری اعتزاز احسن: آپ دیکھیں گے کہ میری گفتگو قطعاً موضوع کے بغیر یا غیر متعلق نہیں ہوگی۔ آپ مجھے دو منٹ دیجئے، آپ دیکھیں کہ ان کا اتنا گہرا تعلق ہے ان کے

financial affairs سے کہ ایک بہت بڑا معاملہ قاضی فیملی والا چلا جس میں Finance Minister صاحب نے کلیدی کردار ادا کیا ہے۔ ان کے پاس یہ ٹھہرتے تھے، ان کے تعلقات تھے لیکن ان کے شناختی کارڈ پر "اتفاق" گھرانے نے قرضے لئے، یہ واقعہ تھا۔

Mr. Chairman: But this is not relevant to this.

(مداخلت)

چوہدری اعتزاز احسن: جناب آپ مجھے دو جملے اور ادا کر لینے دیں۔

(مداخلت)

چوہدری اعتزاز احسن: آپ یہ دیکھیں کہ اس بیک گراؤنڈ میں اگر آج کے سوالات کو دیکھیں تو آپ کو اس کی وجہ معلوم ہوگی کہ اس وجہ سے، اس بنیاد پر آج انہوں نے احتراز کیا ہے اس ہاؤس میں آنے سے۔ اس کو تلاش کرنے میں آپ کو کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی جب آپ اس تناظر میں دیکھتے ہیں جو میں نے عرض کیا ہے اور میں اس کی اور وضاحت کر سکتا تھا لیکن چونکہ آپ کو اس پر کافی تکلیف ہو رہی ہے۔

Mr. Chairman: I do not like.....

چوہدری اعتزاز احسن: جناب آپ سنیں آپ سن تو لیجئے۔ چیئرمین صاحب! آپ سن تو لیجئے کیونکہ یہ بالکل موزوں ہے۔ کیونکہ ان سوالات کا اتنا تعلق ہے اور آج سینیٹر زاہد خان صاحب کا سوال نمبر 57 ذرا دیکھئے اس میں آپ کو بالکل وہ وجہ صاف ظاہر ہو جائے گی کہ کیوں آج اسحاق ڈار صاحب اتفاق گھرانے کو بچاتے ہوئے ایسا کر رہے ہیں، جس طرح سوال نمبر۔ 57 مکمل طور پر ان کے متعلق ہے۔

Q. 57. Will the Minister for Finance and Economic Affairs be pleased to state;

(a) the names of the Units surrendered by the Prime Minister of Pakistan to the Nationalised Commercial Banks

(مداخلت)

چوہدری شجاعت حسین ، لیڈر آف دی اپوزیشن کو ناجائز فائدہ نہیں اٹھانا چاہئے کہ

وہ اس طریقے سے ہاؤس میں یہ صرف اس لئے پیش کر رہے ہیں۔

چوہدری اعتزاز احسن : چوہدری! صاحب میرے بھائی ہیں۔

Mr. Chairman : No, bitterness please. I have no doubt that he has not come, because ------

Ch. Aitzaz Ahasn: Sir, because of this question.

Mr. Chairman : No, No.

وہ تو پہلے کئی دفعہ ان سوالوں کا جواب دے چکے ہیں۔

I have no doubt, he has not come only because of the reason that he has given.

چوہدری اعتزاز احسن : جناب میری آپ گزارش سنیں۔

چوہدری شجاعت حسین : یار وہ آجائے گا آ کر جواب دے دے گا۔

(مداخلت)

چوہدری اعتزاز احسن : چوہدری سے میں نمٹ لوں گا۔ چوہدری صاحب کے لئے میں یہ کہوں گا کہ جٹ بن۔

جناب چیئرمین : یہ جو tendency ہے کہ جٹ تو بڑے superior ہیں دوسرے نہیں ہیں۔ They are all the same. ہم جٹ نہیں ہیں لیکن ہم ٹھیک لوگ ہیں کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ یہ برادری ازم should stop now

چوہدری اعتزاز احسن : نہیں نہیں آپ سمجھے نہیں ہیں۔ یہ میں نے نہیں کہا۔

Mr. Chairman: Brothery system should stop now. Whether it is at this level or at that level.

چوہدری اعتزاز احسن : جناب آپ تو ٹھیک ٹھاک ہیں۔

جناب چیئرمین : اکثر یہاں پر کہتے ہیں کہ تو پٹھان بن' تو جٹ بن ' تو فلاں بن۔

چوہدری اعتزاز احسن ، نہیں نہیں، فیلی میں یہ بات آدمی کر لیتا ہے ۔ اچھا گزارش میری یہ ہے جناب چیئرمین، میں یہ عرض کر رہا ہوں کہ اسحاق ڈار صاحب اکثر اوقات وہ یہاں پہ آتے رہے ہیں۔ یہاں سوالات کے جواب دیتے رہے ہیں یہاں کوئی ایسا معاملہ نہیں ہوا کہ اسحاق ڈار آسانی سے یا کسی معمولی وجہ سے بھی انہوں نے ہاؤس میں آنے سے اجتناب کیا ہو۔ آج یہ بحث تو ماننے والی ہے ہی نہیں کہ ایک بینکرز کی میٹنگ ہے ۔

Mr. Chairman: According to the information that I recieved there is a meeting regarding sick units, thereafter is the presentation to the Prime Minister at 10 O' clock and I also ask him whether he would be free at about 11 O' clock

انہوں نے کہا کہ جی نہیں this will continue till lunch

چوہدری اعتزاز احسن ، ہاں جی یہ سوال جو سامنے ہے۔ اس پر سپلیمنٹری جو آنے ہیں۔ سوال وزیراعظم کے ایک اعلان سے متعلق ہے انہوں نے اعلان کیا تھا کہ "میں قرضے واپس کر رہا ہوں"

Has the money been recovered by each bank after the sale of these units?

اول تو surrender ہی نہیں ہوئے۔ دوئم وہ سیل نہیں ہوئے، ہر کسی کو پتہ ہے اخباروں میں اشتہار آتے ہیں۔ سوئم ان سے ریکوری کوئی نہیں ہوئی۔ چہارم اس کے بعد وزیراعظم کے خاندان اور وزیراعظم کے اثاثوں پر کوئی گرفت آئی ہے۔ کیا ایکشن لیا گیا ہے یہ سوالات آج پوچھے جانے تھے وزیر خزانہ صاحب اتنا بوجھ نہیں اٹھا سکتے، میں تسلیم کرتا ہوں وہ میرے شہر لاہور سے ہیں، بڑے اچھے اور energetic نوجوان ہیں، first timer ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں جناب چیئرمین! یہ ایک ایسا مسئلہ ہے اور ایک ایسا عذر دیا گیا ہے جو ہمارے لئے قطعی طور پر ناقابل قبول ہے۔ آج سارے کے سارے سوال Finance Minister کے متعلق ہیں، ایک سوال بھی اور کسی کے متعلق نہیں ہے۔ اب question hour تو ختم ہو گیا۔ اس میں کیا بچا، ایک شخص determine کر سکتا ہے کہ question hour ہو یا نہ ہو۔ روزانہ پارلیمانی امور کے وزیر یا کسی اور کو وہ delegate کر سکتے تھے، آج انہوں نے delegate بھی نہیں کیا، delegate کر دیتے تا کہ ہم سوال نمبر ۵۷

کے متعلق کچھ پوچھ سکتے، انہوں نے نہ delegate کیا ہے کسی کو اور deliberately last minute پہ information دی ہے تا کہ یہ question hour subvert ہو جائے تا کہ question No. 57 پہ کوئی سوال نہ آ سکے اور کیا لکھا ہے آپ دیکھیں۔ Has the Prime Minister surrendered any property? جواب ہے the information is being collected from the concerned bank. اس سوال کے جواب سے کیا مطلب نکلتا ہے۔ اب آپ دیکھیں، یہ مہینہ اسی طرح نکالنا چاہ رہے ہیں اور وزیراعظم صاحب کا تو عالم ہی یہ ہے کہ انہوں نے تقریر میں کہہ دیا کہ میں استعفیٰ دیتا ہوں، بعد میں withdraw کر لیا، یعنی استعفیٰ دینے کو تیار ہو گئے ہیں۔ اس معاملے پہ ہم احتجاجاً واک آؤٹ کرتے ہیں۔

(اس موقع پہ اپوزیشن نے واک آؤٹ کیا)

جناب چیئرمین، جی جناب جاوید اقبال عباسی صاحب۔

حاجی جاوید اقبال عباسی، جناب چیئرمین! سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ سوال بڑی اہمیت کے ہیں، اس لئے انہیں defer کیا جائے۔ مجبوری کی وجہ سے وزیر خزانہ صاحب نہیں آئے تو اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ جناب! ہمارے اپوزیشن کے بھائیوں نے وزیراعظم پہ جو الزامات لگائے ہیں کہ وہ غدار ہیں، انہیں حذف کیا جائے۔ وہ اس ملک کے وفادار ہیں اور انہوں نے قوم سے جو وعدے کئے وہ انہیں پورا کریں گے، ہر سوال کا جواب یہاں پہ دیں گے۔ یہاں پہ وہ لوگ انہیں غدار کہہ رہے ہیں جو خود غداری میں ملوث ہیں۔ جناب! میں آپ سے کہوں گا کہ اگر وزیرخزانہ نہیں آیا تو جھوٹا اور غدار کہنا نامناسب بات ہے۔

جناب چیئرمین، جو ممبران واک آؤٹ کرتے ہیں وہ بولتے نہیں، باہر چلے جاتے ہیں۔

حاجی جاوید اقبال عباسی، میں آپ سے یہ گزارش کروں گا کہ ان سوالات کو defer کیا جائے اور آئندہ بھی وزیر خزانہ کو کہا جائے کہ وہ یہاں آ کر ان کے جوابات دیں۔ وزیراعظم پاکستان اس ملک کے وفادار ہیں اور اس ملک کو ترقی کی راہ پہ گامزن کریں گے۔ جو لوگ باتیں کرتے ہیں یہ کرتے رہیں گے۔ میاں صاحب نے جس منزل کا تعین کیا ہے ہم پانچ سال پورے کر کے انشااللہ اس منزل پہ پہنچیں گے۔ جو ان پہ غداری کے الزامات لگا رہے ہیں وہ

سب غدار ہیں۔

جناب چیئرمین: راجہ صاحب! آپ کچھ کہنا چاہیں گے؟ بہرحال it is regrettable. دیکھیں، آخری وقت پر وزیر صاحب نے نہ آنے کی اطلاع دی ہے۔

راجہ محمد ظفر الحق: اس میں کوئی شک نہیں کہ جیسے آپ نے پہلے بھی کہا ہے اور جیسا کہ پارلیمانی روایات بھی ہیں کہ وزراء کو ہر روز اور بالخصوص جب ان کا business ہو، ایوان میں حاضر ہونا چاہیئے۔ لیکن جیسا کہ آپ نے خود ابتداء میں ہی فرمایا کہ انہیں ایک اہم اجلاس میں شرکت کے لئے بلوایا گیا ہے تو اس مجبوری کی وجہ سے نہیں آ سکے۔ آپ کو پتہ ہے کہ چار تاریخ کو traders کی ہڑتال کے سلسلے میں بھی he has been all around the four provinces of the country اور اس میں بھی انہیں جو success ہوئی ہے، اس سے بھی میں سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن یہ محسوس کرتی ہے کہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے تھا کیونکہ وہ بہت depend کر رہے تھے اس چار تاریخ کی ہڑتال پر۔ اس طرح کے الزامات لگانا ایک فیشن بن گیا ہے۔ کل آپ کے سامنے یہاں سوال اٹھایا گیا تھا کہ پرائم منسٹر نے زین منیا کو اس کی birth day پر ایک لاکھ روپیہ دیا ہے۔ میں نے یہاں کھڑے ہو کر کہا تھا کہ بادی النظر میں غلط لگتا ہے لیکن میں اس کی تصدیق کروں گا۔ میں نے تصدیق کروائی ہے اور یہ قطعاً بے بنیاد خبر ہے، وزیراعظم صاحب نے اپنی جیب سے ان کو ایک لاکھ روپیہ دیا ہے، سرکاری خزانے سے نہیں دیا۔ لیکن ہماری سیاسی اخلاقیات کی گراوٹ کا آپ اندازہ لگائیں کہ کوئی خبر پلانٹ کی جاتی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین: پھر اس پر editorial شروع ہو جاتے ہیں۔

راجہ محمد ظفر الحق: پھر اس پر لکھتے جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین: اب آپ کی خبر کو کوئی نہیں چھاپے گا اور editorial اور دوسری چیزیں چھپیں گی۔ بہرحال It is regrettable that the Minister at the last minute has informed that I am sure وہ نہیں آ سکتے، اگر وہ وزیر اعظم کو بھی بتاتے تو وہ بھی کہہ دیتے کہ پہلے ہاؤس سے ہو آؤ پھر یہ کر لیں گے۔ دیکھیں، ان کے نہ آنے سے سارا question hour ختم ہو گیا ہے۔ یہ صحیح نہیں ہے، یہ ایوان کے وقار کے منافی ہے۔

I would request all the Ministers to take responsibilities seriously and the

priority should be given to the business with the House, so, that is all I can say to them.

عابد الحسینی صاحب آپ کا کوئی پوائنٹ آف آرڈر تھا۔

سید عابد حسین الحسینی : جناب چیئرمین! شکریہ۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ ڈیرہ اسمٰعیل خان کے سلسلہ میں، جیسا کہ حتماً آپ کو بھی معلوم ہے اور دوسرے لوگوں کو بھی معلوم ہے کہ وہاں ایک تنظیم کا لیڈر آنا چاہتا تھا اور حکومت اور مقامی انتظامیہ نے اس پر پابندی لگا دی تھی۔

جناب چیئرمین: میاں صاحب میرا خیال ہے ان کو بلا لائیں as a gesture of good will.

راجہ محمد ظفر الحق: جی ابھی بلا لاتے ہیں۔

جناب چیئرمین: جی عابد صاحب۔

سید عابد حسین الحسینی : تو جناب پابندی لگانے کا یہ ہوا کہ یہ مسئلہ ان کا انتظامیہ کے ساتھ تھا۔ یہ لوگ وہاں جمع ہو گئے اور انہوں نے امام بارگاہ پر حملہ کیا اور آئمہ اطہار علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے اپنی نجس زبان سے غلیظ قسم کے کلمات ادا کئے۔ پولیس والوں نے جیسا کہ اخبارات میں بھی آیا ہے، ان پر فائر کیا، جس کی وجہ سے چند افراد زخمی ہو گئے اور ایک فرد ہلاک بھی ہوا۔

مسئلہ یہ ہے کہ اب وہاں کی مقامی انتظامیہ ان سے بھی، جن کی امام بارگاہوں پر حملہ کیا گیا تھا، افراد مانگ رہے ہیں۔ ان کے دو افراد گرفتار بھی کئے گئے ہیں۔ دوسری طرف دفعہ 144 کے نفاذ کے باوجود دوسرے دن بھی جلوس نکالا گیا اور پھر وہی جو کہ ان کا معمول رہا ہے کہ غلیظ قسم کے کلمات ادا کئے گئے۔ انتظامیہ نے ان کے افراد کو گرفتار کیا جن کی امام بارگاہوں پر حملہ ہوا تھا اور وہ لوگ کہ جنہوں نے ایک طفیل نامی شخص کی دکان پر بھی حملہ کیا جہاں پندرہ لاکھ روپے کا سامان جل گیا، عینک سازی کی دکان تھی، اس کے علاوہ ایک دو دکانوں پر بھی حملہ کیا اور نقدی بھی وہاں سے لے گئے۔ اب تک نہ ان کی گرفتاری ہوئی ہے، نہ ہی ان سے پوچھ گچھ اور دوسری طرف سے نہ صرف گرفتاریاں ہو گئی ہیں بلکہ اور بھی ہو رہی ہیں۔

جناب والا! ہم یہ عرض کرنا چاہتے ہیں کہ بدبختی ہماری یہی ہے کہ صرف سینٹ کی

فضاؤں میں ہماری آوازیں گونجتی رہتی ہیں۔ کسی اور جگہ تک یہ آوازیں نہیں پہنچتی ہیں۔ گزشتہ دن بھی ہم نے پارہ چنار کے محصولات کے بارے میں بھی بات کی تھی۔۔۔

(اس موقعہ پر اپوزیشن کے اراکین واک آوٹ کے بعد ایوان میں دوبارہ آ گئے)

سید عابد حسین الحسینی، جی میں نے گزشتہ روز بھی بات کی تھی' وزیر صاحب نے توجہ دی اور فرمایا تھا کہ ہم اس کی تفصیل پتہ کرائیں گے اور مناسب نوٹس لیں گے۔ اب اس سلسلہ میں بھی وزیر صاحب فرمائیں کہ کیا وہ اس سلسلہ میں بھی اس کا نوٹس لیں گے؟ ہم چاہتے ہیں کہ ان مسائل کو ذرا توجہ سے سنیں اور ان پر غور کرتے ہوئے ان کا سدباب کریں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین، جی اعتزاز احسن صاحب۔

چوہدری اعتزاز احسن، جناب چیئرمین! ہم ابھی واک آوٹ کر کے واپس آئے ہیں' ہمیں ایک آدھ بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب چیئرمین! میرا خیال ہے کہ جو تھوڑی بہت پارلیمانی روایات تھیں وہ بھی گئیں' وہ اقبال نے کہا تھا

نیت نام تھا جس کا' گئی تیمور کے گھر سے

یہاں یہ ہے کہ کوئی پارلیمانی روایات جو تھوڑی بہت ہوا کرتی تھیں کہ آدمی یہی سوچتا ہے کہ ویسے ہی traditions ہیں' روایات ہیں' ایک طریقہ کار ہوتا ہے۔ مجھے دکھ اس بات کا ہے اور بالخصوص راجہ صاحب کی موجودگی میں' اگر وہ ہاؤس میں نہ ہوتے تو شاید میں باقی وزراء سے اتنی توقع نہ کرتا لیکن راجہ صاحب کی موجودگی میں یہ ہوا کہ ان میں سے کوئی نہیں آیا کہ اپوزیشن واک آوٹ کر گئی ہے تو ان کو بلا لائیں۔ آپ نے بھی یہ نوٹس نہیں لیا۔۔۔۔

جناب چیئرمین، نہیں نہیں کیا ہے' I requested Raja sahib راجہ صاحب نے کہا تھا کہ میں دو منٹ کے بعد جاتا ہوں۔

چوہدری اعتزاز احسن، اب میں عرض کر دوں کہ ہم واپس آئے کیوں؟ یہ نہ سمجھیں کہ کوئی واک آوٹ پر پشیمان تھے۔ ہم ان کو کوئی فورم بالکل اس طرح دینا نہیں چاہتے' ہم کسی فورم سے دستبردار نہیں ہونا چاہتے۔ یہ سیشن ہمارا بلایا ہوا ہے۔ ہم سمجھتے یہ تھے' یہی ہماری حکومت ہوتی' یہی رضا ربانی وزیر ہوتا اور تھا اور رہا' آپ نے ابھی پہلے منٹ میں اس کو پیچھے بھیجا ہوتا اور

وہ رضا صاحب بھی آپ سے پوچھنے سے پہلے لابی میں گئے ہوتے۔

جناب چیئرمین: let me verify کہ میں نے راجہ صاحب سے request کی آپ کی عدم موجودگی میں I requested Raja Sahib اور راجہ صاحب نے کہا کہ میں دو منٹ کے بعد جاتا ہوں۔

جناب اعتزاز احسن: بہرحال جناب ہوئی تاخیر تو کچھ باعث تاخیر بھی تھا۔ یہ باعث تاخیر جو تھا وجہ یہ ہے کہ اس حکومت میں کچھ paralysis ہے حکمرانی میں۔ میں جانتا ہوں کہ ان کے اعصاب پر باہر کی صورت حال سوار ہے اور میں ان سے ہمدردی رکھتا ہوں اور یہ بڑی مشکل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ بہرحال میں اس بات سے قطع نظر ان سے صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہم نے ان سے خوش اسلوبی اور خوش اخلاقی کی توقع رکھی تھی اور اب میرا خیال ہے ان کی جانب سے ہمیں کوئی توقع نہیں ہو سکتی خاص لیکن میں ایک بات اور عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس دوران کہ ہم باہر تھے راجہ صاحب نے ایک بات فرمائی ہے کہ محترمہ زین ضیاء الحق کو جو وزیر اعظم نے چیک دیا ہے وہ انہوں نے اپنی جیب سے دیا ہے۔

راجہ محمد راجہ ظفر الحق: چیک نہیں پیسے دیئے ہیں۔

جناب چوہدری اعتزاز احسن: پیسے دیئے ہیں۔ اب جناب بہت سارے سوالات اٹھتے ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ راجہ صاحب کو یہ شاید علم نہیں اور یہ اس کو چیک کر لیں کہ جو سرکاری تردید آئی ہے اس خبر کی چیک دینے کی یا اس رقم کی وہ ڈان میں مثال کے طور پر شائع ہوئی ہے اس کی سرکاری وضاحت۔ اس میں بھی یہ کہا گیا ہے کہ یہ وزیر اعظم نے discretionary fund سے دیا ہے۔ Discretionary Fund ذاتی فنڈ کو نہیں کہا جاتا۔ Discretionary Fund کے ایک معروف معنی ہیں اور وہ دنیا جانتی ہے کہ کیا ہے وزیر اعظم کا discretionary Fund اور وزیر اعظم نے خود یہ کہا ہے۔

اب وہ چیک زین بی بی سے واپس لے لیں اور اپنا کوئی کیش جا کے پکڑا دیں یہ علیحدہ بات ہے لیکن انہوں نے کہا کہ payment discretionary Fund سے ہوئی ہے جو وضاحتی خبر ہے۔ چلئے اس کو بھی ایک منٹ کے لیے چھوڑیئے۔ ایک لاکھ وزیر اعظم نے اپنی جیب سے دیا ہے۔ -/477 روپے انہوں نے انکم ٹیکس دیا 94 سے 97 تک۔ 335 روپے انہوں نے انکم ٹیکس

دیا۔ انکم ٹیکس کی بات کر رہا ہوں۔ ان کی اتنی انکم ہی نہیں ہے کہ ایک لاکھ کسی کو دے سکیں تو کہاں سے دیا۔ وزیر اعظم محترم کی اتنی انکم نہیں ہے کہ وہ اپنا خرچہ بھی برداشت کریں تھوڑا بہت جو ویسے ہی چلیں سرکاری خرچے پر ہی رہتے ہیں پھر بچوں کی تعلیم کا خرچہ بھی برداشت کر رہے ہیں۔ کچھ اخراجات ان کے اپنے اوپر بھی ہیں۔ کپڑے تو ریاست ان کو خرید کے نہیں دیتی، جوتے تو ریاست ان کو خرید کے نہیں دیتی۔ وہ اپنے خرچے جو ریاست ان پر کرتی ہے اور ان کی محترمہ بیگم صاحبہ پر اور اپنے جو ان کے بچے ان پر dependent ہیں جو شادی شدہ نہیں، ان بچوں کی کفالت کے لیے اور ان کی آسائشوں کے لیے۔ کچھ تھوڑی بہت آسائشیں ان بچوں کا بھی حق ہے اور وزیر اعظم کا بھی حق ہے کہ بچوں کو وہ خرید کر دیں۔ ان سب کے خرچے نکال کے وزیر اعظم جو تین سال میں ---' میں ویلتھ ٹیکس کی بات نہیں کر رہا ہوں وہ کہتے ہیں بڑا دیا وہ ڈھائی فیصد پر ہوتا ہے وہ سب گھپلا ہے بس، 477 روپے جو وزیر اعظم دیتا ہو وہ کس کی جیب سے ایک لاکھ روپیہ کس کو دے سکتا ہے؟ مجھے یہ figure prove کر کے دکھائیں ورنہ اس کو کٹہرے میں کھڑا کریں۔

جناب چیئرمین: OK جی شکریہ جی۔ جی جناب راجہ صاحب۔ ایک منٹ جی رضا صاحب اس کا جواب آ جائے۔ It doesn't matter ان کی بات کا جواب آ جائے۔

Mian Raza Rabbani: Sir, it is related to Raja Sahib.

جناب چیئرمین: جی رضا ربانی صاحب۔

میاں رضا ربانی: جناب راجہ صاحب کو mislead کیا گیا ہے we are not insinuating that he has deliberately made such a statement. We do not expect from a person like him but he has been misled by the persons who have given him the information. I am reading to you from 'DAWN' of yesterday.

جناب چیئرمین: اس کا حوالہ دیا ہے اعتزاز صاحب نے۔

میاں رضا ربانی: یہ آپ پڑھ لیں جناب اس میں exactly لکھا ہے۔

This is a clarification, it says, "the spokesman of the Prime Minister has refuted a news item that appeared in a section of the Press, alleging that supplementary

grant have been given." Then he further goes on, he also denied that the Prime Minister gave a wedding gift of rupees 2 lacs and 50 thousand to the son of Nazir Naji.

جناب چیئرمین۔ یہ کس agency کی خبر ہے، agency کون سی ہے۔

میاں رضا ربانی۔ جناب! spokesman کی خبر ہے۔

Mr. Chairman: Somebody must have sent to someone.

Mian Raza Rabbani: Sir, it is spokesman...

جناب چیئرمین۔ نہیں، خبر کس نے دی ہے، APP نے دی ہے، PPI نے دی ہے۔

میاں رضا ربانی۔ جناب! سٹاف رپورٹر کی خبر ہے coming from the spokesman, sir, coming from the spokesman, there is no denial till today. کل چھپی ہے اور end میں یہ کہتا ہے the Spokesman clarifies, باقیوں کا انہوں نے deny کیا ہے کہ شیخ آفتاب کے بیٹے کو نہیں دیا، نذیر ناجی کو نہیں دیا، کوئی supplementary grant نہیں ہے۔ End میں وہ کہتا ہے کہ

the Spokesman clarifies that the Birthday gift worth rupees one lac given to Zain Zia was out of the discretionary grant of the Prime Minister. This is what a spokesman of the Prime Minister himself is saying. Who is to be believed? They are misleading the Ministers here to mislead Parliament deliberately.

جناب چیئرمین۔ جناب راجہ صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین! اعتزاز احسن صاحب نے اپنے walkout کی واپسی کے بعد کوئی تین چار باتیں اکٹھی کہہ دیں۔ ایک تو ان کو یہ گلہ تھا کہ Opposition کو باہر سے کوئی بلانے نہیں گیا ہے اور یہ پارلیمانی روایات۔

جناب چیئرمین۔ اور میں نے نہیں کہا کہ جائیں۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ وہ کہتے ہیں کہ آپ نے بھی نہیں کہا۔ آپ نے بھی فرمایا لیکن انہیں شاید پتا نہیں کہ وہاں بیٹھے ہوئے نظر نہیں آ رہا تھا کہ سینیٹر عابد حسینی صاحب اسی دوران کھڑے ہو گئے، انہوں نے point of order اٹھایا۔ یہ جو ...running commentary

جناب چیئرمین۔ مہربانی کر کے نہ کریں۔ دیکھیں، آپ لوگ بولتے ہیں تو وہاں سے کوئی running commentary نہیں ہوتی۔ So, I think, there is respect for the Leader of the Opposition, یہ بات کرتے ہیں تو everybody should listen. اسی طرح میرے خیال میں ایک دوسرے کا احترام ہونا چاہئیے اور running commentary نہیں ہونی چاہیئے۔ نہیں، زاہد خان صاحب! آپ خاص طور پر کرتے ہیں۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ پارلیمانی روایات کی بات یکطرفہ ہی ہو گئی ہے، بالکل یکطرفہ ہو گئی ہے۔ گزارش یہ ہے کہ میری یہ خواہش تھی کہ میں وہاں جاؤں، اکثر جاتا بھی رہتا ہوں لیکن جب علامہ صاحب نے مسئلہ اٹھایا تو وہ ایسا تھا جو کہ وزارت داخلہ سے متعلقہ تھا اور وزارت مذہبی امور سے بھی تھا کیونکہ پچھلے دنوں جو فرقہ وارانہ position ڈیرہ اسمٰعیل خان میں پیدا ہوئی تھی، اس کے بارے میں تھا۔ It would have been terribly discourteous, اگر میں باہر چلا جاتا اس بارے میں بات کرتے ہوئے ان کو یہ توقع ہوتی ہے کہ کوئی آدمی جواب دے گا۔ ایسی کوئی بات نہیں تھی کہ وہ وہاں بیٹھے رہتے اور ہم نہ جاتے۔ اگر اس قسم کی کوئی بات ہوتی تو ہم میں سے کوئی آدمی یہ point ourt کرتا کہ quorum نہیں ہے یا کچھ اور ہے تو پھر ایک اور situation create ہوتی لیکن ایسا ارادہ بھی نہیں تھا۔ یہ قطعاً نہیں ہے کہ ہم وہاں جا کر ان کو واپس نہ لاتے، ہمیں خوشی ہوئی ہے کہ وہ تشریف لائے ہیں اور وہ participate کر رہے ہیں۔

جہاں تک اس بات کا سوال ہے کہ Prime Minister نے وہ رقم دی اور اس کی "Dawn" میں reporting ہوئی ہے، جو رضا ربانی صاحب نے کہی۔ کل شفقت محمود صاحب نے یہ مسئلہ raise کیا تھا، یہ خبر پڑھنے کے باوجود، میں خود "Dawn" منگواتا ہوں، میں پڑھتا ہوں لیکن اس کے باوجود میں نے یہ مناسب نہیں سمجھا کہ اس پر off the record آپس میں بیٹھے ہوئے کوئی بات ہو جو صحیح نہ ہو۔ لہذا، میں یہ سمجھتا تھا کہ پوری ذمہ داری کے ساتھ اس کی تصدیق یا تردید لینے کے بعد پھر اس پر بات کی جائے۔ حقیقت یہ ہے اور انہیں بھی علم ہو گا کہ Prime

Minister کے پاس تین قسم کے funds ہوتے ہیں۔ ایک discretionary grant ہوتی ہے جو اداروں یا نادار خواتین اور مردوں کو دی جاتی ہے' اس کے لئے بھی باقاعدہ rules موجود ہیں کہ کن کن کو دی جائے اور کن کن کو نہ دی جائے۔ اس کا حساب رکھا جاتا ہے۔ پھر ایک رقم ہوتی ہے اسے بھی discretion کہتے ہیں جو مثال کے طور پر کسی کے لئے کوئی gift ہوتا ہے۔ باہر سے کوئی صاحب آئے ہوئے ہوں ' وہ Head of State ہوں ' Head of the Government ہوں ' Ministers وغیرہ ہوں ۔ ان کے درمیان جو exchanges ہوتی ہیں ' اس میں سے بھی رقم دی جا سکتی ۔ اس طریقے سے تین قسم کی رقوم ہوتی ہیں ۔ روزنامہ Dawn کے corrrespondent کو یہ غلط فہمی ہوئی ' ایسی بھی کوئی بات نہیں ہے کہ کسی کو کوئی غلط فہمی نہیں ہو سکتی ہے۔ آج کل کی سیاسی فضا میں تو لوگ اس قسم کی خبریں ' چٹ پٹی خبریں تلاش کرکے ' ادھر ادھر سے سن کر یا کسی طریقے سے project کرتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ وزیر اعظم صاحب نے وہ رقم اپنی جیب سے زین ضیا کو دی ہے ۔باقی رقوم جو ہیں ' ان کو کسی کو دینے یا نہ دینے کی میں بات نہیں کر رہا ہوں ۔میں صرف اس particular رقم کی بات کر رہا ہوں۔

جناب والا! میں بالخصوص اپنی جانب سے کہتا ہوں کہ پرسوں ہی جب علی نواز شاہ کا مسئلہ پیش ہوا تھا ' تو اسی وقت میں نے اپنے چیمبر جا کر سید غوث علی شاہ صاحب سے بات کی تھی اور ان سے کہا تھا کہ انہیں فوری طور پر یہاں بھجوا دیں اور دوسرا یہ کہ وہ جب تشریف لے آئیں تو وہاں سے یہ suggestion آئی کہ بجائے اس کے کہ وہ اڈیالہ جیل میں جائیں ' انہیں وہیں رکھا جائے ' جہاں یہ رہ رہے ہیں اور ان کی رہائش کو ہی سب جیل قرار دے دیا جائے کیونکہ سینیٹر ہیں ' رکن پارلیمنٹ ہیں ۔جیسے کہ پہلے ایم کیو ایم کے اراکین کے ساتھ ہوتا رہا ہے ۔ اس پر میں نے وزیر داخلہ سے رجوع کیا اپنے چیمبر میں اور انہوں نے بھی agree کیا اور ہدایات جاری کر دیں کہ جب تک وہ یہاں رہتے ہیں ' وہ اپنی پارلیمنٹیرین لاج کی رہائش میں ہی رہیں گے۔

اس وقت ملک میں اس قسم کی فضا ہے ' جلوس نکل رہے ہیں ' جلسے منعقد ہو رہے ہیں ۔ ایک دوسرے پر سخت تنقید ہو رہی ہے ۔ سخت باتیں بھی ہو رہی ہیں ۔ وہ باتیں بھی ہو رہی ہیں جو کہ normally نہیں ہوتی ہیں ۔ لیکن اس کے باوجود اگر کوئی کچھ کہتا بھی ہے تو ہم اس پر تنقید بھی نہیں کرتے کیونکہ اس نے اپنا ایک level رکھنا ہے اور ہم نے اپنا ایک level

رکھنا ہے۔ لہذا اگر کوئی اس قسم کی بات ہوتی ہے تو وہ جب بھی اس معاملے میں توجہ مبذول کراتے ہیں ' اسے ہم اپنا اخلاقی فرض سمجھتے ہوئے کوشش کرتے ہیں کہ آپس کی جو فضا ہے اسے صحیح رکھا جائے اور اس کو معمول کے مطابق رکھا جائے اور یہ جو باہمی چپقلش ہے ' یہ چلتی رہتی ہے ۔ اپوزیشن کو بھی کچھ نہ کچھ کرنا ہوتا ہے اور ان کو کرنا بھی چاہیئے لیکن یہ ان کا اپنا کام ہے کہ وہ اس کو کس حد تک لے جاتے ہیں اور کس حد تک نہیں لے جاتے ہیں تاہم اکثر کہا یہ جاتا ہے اورجو مناسب ہوتا ہے کہ issues پر بات ہو ۔بلاوجہ شخصیات پر کیچڑ نہ اچھالا جائے ۔اس کے باوجود ہم کوئی قدغن نہیں لگا سکتے ہیں اور نہ ہی مناسب ہے ۔اس لئے میں صرف ان تینوں چیزوں کی تردید کرنا چاہتا تھا کہ یہ تینوں چیزیں بالکل غلط تھیں اور بے بنیاد تھیں ۔

جناب چیئرمین۔ راجہ صاحب ! عابدحسینی صاحب نے جو point raise کیا تھا' اس کا بھی جواب دے دیں۔

چوہدری اعتزاز حسین ۔اس معاملے میں --

جناب چیئرمین۔ ایک منٹ آپ تشریف رکھیں ۔ راجہ صاحب ! عابدحسینی صاحب نے جو بات کی تھی' اس کے بارے میں بھی کوئی response دے دیں ۔

چوہدری اعتزاز احسن۔میں عرض کرنا چاہتا ہوں ۔

جناب چیئرمین۔ انہوں نے آپ سے پہلے point of order raise کیا ہوا ہے ۔ آپ نے اس کو interrupt کیا تھا ۔ ٹھیک ہے

You are Leader of the Opposition but I would like to have response on that point of order also.

چوہدری اعتزاز احسن۔ وہ بتائیں کہ 470 روپے ٹیکس دینے والے شخص کے پاس ایک لاکھ روپیہ کہاں سے آیا۔

جناب چیئرمین۔ عابدحسینی صاحب نے جو بات کی تھی ' پہلے اس کا جواب انہیں دے دینے دیں ۔

چوہدری شجاعت حسین۔ میں چوہدری اعتزاز احسن کا جواب دیتا ہوں ۔

جناب چیئرمین۔ نہیں، پہلے عابد حسینی صاحب کے point کا جواب دے لیں ۔

چوہدری شجاعت حسین۔ اگر آپ مجھے اجازت دیں تو اس کے بعد میں انہیں مل لیتا ہوں ۔ واقعی وہ ایک افسوس ناک واقعہ ہے ۔میں ان سے تفصیل سے بات کر لیتا ہوں اور اس مسئلہ کا حل نکال لیتے ہیں ۔

(مداخلت)

میاں رضا ربانی۔ جناب والا!

Mr. Chairman: Raza sahib, somebody has taken the floor and he is speaking.

میاں رضا ربانی۔ جناب والا! I would like to say----

(مداخلت)

Mr. Chairman: Raza Sahib, somebody has been given the floor. Parliamentary traditions about which you are so keen and repeating everytime, require that when somebody has been given the floor, he should be allowed to speak. When I give you floor then you speak..

میاں رضا ربانی۔ جناب والا! دو دو وزیر جواب دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جب ایک مسئلہ سے متعلق دو وزیر ہوں گے تو دونوں ہی جواب دیں گے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! میں اعتزاز احسن کے سوال کا جواب دینا چاہوں گا ۔ یہاں پر انہوں نے میاں نواز شریف کے taxes کا ذکر کیا ہے۔ جناب والا! انہوں نے وکیلوں والی وجہ بتانے کی کوشش کی ہے لیکن میں ریکارڈ کی درستی کے لئے کہنا چاہوں گا کہ جس سال کا وہ ذکر کر رہے ہیں اس سال کی ایک ڈائریکٹری چھپی تھی جو پیپلز پارٹی کے دور میں

انہوں نے خود سی بی آر کے ذریعے چھپوائی تھی۔ جس میں سارے پارلیمنٹیرین میں سے سب سے زیادہ اگر کسی نے ٹیکس ادا کیا تھا تو وہ میاں نواز شریف نے ادا کیا تھا۔

(مداخلت)

چوہدری شجاعت حسین۔ ٹھیک ہے ۔ اچھا اس طرح کرتے ہیں ۔ question کا جواب یہ ہے کہ اس طرح کرتے ہیں کہ آپ حکم کریں وہ ڈائریکٹری جو ہے وہ اسی ہاؤس میں پیش کر دی جائے۔ نمبرا سوال اس میں یہ کیا جائے کہ وہ کس نے چھاپی ہے وہ ہم نے نہیں چھاپی۔ وہ پیپلز پارٹی کے دور میں محترمہ بے نظیر بھٹو کے دور میں سی بی آر نے ڈائریکٹری چھاپی تھی۔ اس ڈائریکٹری کو دیکھا جائے۔ وہاں تمام پارلیمنٹیرین کے ٹیکسوں کی لسٹ نکالی جائے۔ اگر اس میں سب سے زیادہ ٹیکس میاں نواز شریف نے نہ ادا کیا ہو تو پھر ہم مجرم ہیں۔ اگر انہوں نے ادا کیا ہو تو پھر یہ مجرم ہیں۔ تو ایسی بات ہے---

جناب چیئرمین۔ آپ حکم کا کیوں انتظار کرتے ہیں۔ آپ وہ ڈائریکٹری منگوا لیں۔ اگلے سیشن میں وہ ڈائریکٹری منگوا لیں۔

(مداخلت)

چوہدری شجاعت حسین۔ وہ ڈائریکٹری ہاؤس میں پیش کی جائے گی۔ میں آپ کو پیش کروں گا اور اس کے اوپر بات چیت کی جائے گی۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب چیئرمین! انہوں نے ذاتی بات کی ہے ---

جناب چیئرمین۔ پہلے مندوخیل صاحب، ہر ایک کو موقع دیں ---

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ پہلے مندوخیل صاحب، مندوخیل صاحب، پہلے مندوخیل صاحب، some order or some discipline. اب ہر ایک کو موقع دیں یہ نہیں۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Raza Rabbani, please, I have given the Floor to Mandokhel Sahib. You will raise the point when you have been given the floor. I

am not listening to you Raza Rabbani. I am not listening to anyone. I am listening to Mandokhel only. Please sit down Mandokhel has the floor.

جی مندوخیل صاحب، آپ بات کریں۔

صوبیدار خان مندوخیل۔ میں آپ کا بڑا مشکور ہوں ۔ جناب آپ کا بہت شکریہ ، میں نے اپنی تقریر میں پرسوں بڑے مودبانہ طریقے بڑے عزت کے ساتھ ---

(مداخلت)

صوبیدار خان مندوخیل۔ جناب چیئرمین صاحب بہت شکریہ ، لیکن افسوس یہ ہے کہ یہاں ان لوگوں نے مچھلی بازار بنایا ہے۔ آپ بات سنیں------

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ پلیز، مندوخیل صاحب آپ ان سے بحث نہ کریں۔ آپ مجھے بتائیں کہ کیا بات ہے ۔

صوبیدار خان مندوخیل۔ آپ ان کو چپ کرا دیں---

جناب چیئرمین۔ آپ ان سے نہ جھگڑیں۔ مجھ سے بات کریں۔

صوبیدار خان مندوخیل۔ جناب میں آپ کا بڑا مشکور ہوں۔ پرسوں میں نے تقریر میں بڑے مودبانہ انداز میں بڑی عزت کے ساتھ بڑے برادرانہ طریقے سے ان کی عزت ان کے احترام کے لئے میں نے بہت کچھ کہا میں نے کہا شاید اس طریقے سے ان کو ہدایت ہو جائے اور یہ لوگ ملک کے لئے کچھ سوچیں اور کچھ کریں۔ آج پھر یہ بات ہو رہی ہے ۔ سر اگر ایسی بات ہے ، نواز شریف کے بارے میں اگر ایسی بات کرتے ہیں ۔ چوہدری شجاعت نے کہا کہ یہ تو ہمیں معلوم ہے کہ وہ کتنا ٹیکس دیتا ہے۔ اگر فرض کریں وہ ٹیکس نہیں دیتا ہے ۔ ایک چھوٹا سا آدمی اخبار میں دے دیتا ہے تو اخبار میں اتنی بڑی سرخی لگ جاتی ہے۔ یہ ایک tradition بن گیا ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ میری گزارش ہے کہ اعتزاز بھائی نے کہا کہ ان کے پاس پیسہ کہاں سے آ گیا ۔ نواز شریف ۲۰۰ روپے ٹیکس دیتا ہے ۔ ایک تو ہمیں پتہ ہے ان کو بھی پتہ ہے کہ نواز شریف کے بارے میں 1946-47ء سے ان کے والد محترم کام کر رہے ہیں۔

(مداخلت)

خود بھی خون پسینے سے آج تک کمائی کر رہے ہیں ۔بات یہ ہے کہ جناب ایک شخص پچاس سال سے کام کر رہا ہے ۔ ان کے والد محترم کی عمر اسی سال ہوگئی ہے ۔ ابھی بھی وہ کام کر رہے ہیں۔ روزانہ وہ وہاں اتفاق ہاسپٹل جاتے ہیں ۔ لوگ ان کے لئے وقت مقرر کر کے رکھتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ ابھی رجوانہ صاحب۔ اس کے بعد اور کوئی۔ حوصلہ رکھیں۔ جی رجوانہ صاحب۔

جناب محمد رفیق رجوانہ ۔ شکریہ جناب چیئرمین۔میں اپنی گزارشات پیش کرنے سے پہلے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں چوہدری اعتزاز احسن صاحب سے معذرت کے ساتھ' رضاربانی صاحب سے معذرت کے ساتھ' کہ ہمیں بعض اوقات یہ احساس ہوتا ہے کہ شاید یہ ہاؤس یا تو اپوزیشن کے میرے مہربان اپنی مرضی سے چلاتے ہیں---- اب دیکھیں زاہد خان ---- یا تو اس کے منہ پر ٹیپ لگا دیں۔ یہ ہمارے دوست ہیں ان کو ہم یہ گزارش کرتے ہیں کہ جب ہم انہیں خاموشی سے سنتے ہیں they have a right to speak and this is our duty to listen to them. جب ہم لوگ بولتے ہیں تو سارے صاحبان یا کچھ صاحبان وہاں سے کھڑے ہوکر interruption کرتے ہیں ۔ میں گزارش کروں گا کہ ہم آپ کی بات بڑے پیار و محبت سے سنتے ہیں ۔ یہ آپ کا فرض ہے کہ آپ اپوزیشن کی نمائندگی کریں ۔ آپ ہمارے دوست ہیں' مگر منفی طریقے سے نہیں مثبت طریقے سے ۔ اس انداز اور طریقے سے کہ ہمارا کام چلتا رہے ۔

ہم سمجھتے ہیں کہ ہماری بات نہیں سنی جاتی ۔ آپ بڑی کوشش کرتے ہیں ہمیں فلور دینے کی لیکن جب ہماری طرف سے بات ہوتی ہے تو ادھر سے پھر کوئی صاحب کھڑے ہو جاتے ہیں یا وہیں بیٹھے بولتے ہیں۔ چنانچہ روایات کو برقرار رکھیں ۔ بڑے بڑے ماشاء اللہ منجھے ہوئے لیڈر یہاں دونوں اطراف میں تشریف فرما ہیں۔ میں یہ بات ذرا افسوس کے ساتھ بھی کہہ رہا ہوں کہ ہمیں عموماً یہ احساس ہوتا ہے۔ جب بھی ہمارے treasury benches سے کوئی صاحب کھڑے ہوتے ہیں تو ان کو بولنے نہیں دیا جاتا۔ ہم نہیں چاہتے کہ we should repeat the same thing ہم تو request ہی extend کرسکتے ہیں اپنے۔ بھائیوں کو کہ مہربانی کرکے ہمیں بھی سماعت کا اتنا ہی موقع دیں۔ ہر وقت آپ زیادہ بولتے ہیں ۔ ٹھیک ہے اپوزیشن نے بولنا ہے they have

some agenda, they have something to talk مگر تھوڑا سا اس ہاؤس کے تقدسکو مدنظر رکھتے ہوئے، کچھ ہمارے اور اپنے حقوق و فرائض کو مدنظر رکھتے ہوئے، جناب نے اس ہاؤس کو چلانا ہے ۔ جناب نے اپنے اصول اور قانون کے مطابق چلانا ہے ۔ آپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے اس ہاؤس کو اس طریقے سے چلنے دیں۔ ابھی کوئی یہاں بازار کا حوالہ ہو رہا تھا کہ اس طرح سے بنا ہوا ہے ۔ میں یہ بات نہیں کہتا مگر افسوس سے کہتا ہوں کہ کبھی کبھی اتنا دکھ ہوتا ہے کہ سارا دن شور شرابے کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔ اگر تنقید کرنی ہے تو تعمیری تنقید کریں ۔ جیسے راجہ صاحب نے فرمایا شخصیات کو ضرور زیر بحث لائیں۔ مگر کیچڑ اچھالنے کے بجائے آئیں تنقید کریں

and give some positive suggestions for the development of the country. کیچڑ اچھالنے کی بجائے گزارش ہے دست بستہ ملک کو چلانے کے لئے آئیے ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ خدا کے لئے عوام کو یہ پیغام مت دیں۔ روزانہ صبح اخبار کی زینت بنا ہوتا ہے کہ "سینٹ میں ہنگامہ، سینٹ میں شدید ہنگامہ"

What message do we convey to the public at large even from this side or from that side. We are duty bound to convey to the people that we are serving them and we are accountable to them.

انہی الفاظ کے ساتھ میں آخر میں پھر مودبانہ گزارش کروں گا اپنے اپوزیشن کے دوستوں سے کہ ہمیں سماعت کا موقع دیں۔ آپ زیادہ بولتے ہیں۔ آپ کے پاس بولنے کا زیادہ material ہوگا۔ مگر ہمیں بھی موقع دیا کریں۔ جب کوئی دوست یہاں سے کھڑا ہو تو اسے بھی سن لیا کریں۔

جناب چیئرمین۔ مولانا فضل محمد صاحب ۔

حافظ فضل محمد۔ میں آپ سے کچھ استفسار کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی جو باقاعدہ ایجنڈے پر سندھ کے معاملے کی بات ہے، اس کا کیا کرنا ہے؟

(مداخلت)

چوہدری اعتزاز احسن۔ بالکل صحیح بات مولانا صاحب نے کی ہے ۔ مسئلہ دراصل آج یہ ہوا ہے کہ جس طرح سارے کا سارا question hour subvert ہوا ہے ۔ اس سینٹ کی تاریخ میں کم از کم اس طرح subvert نہیں ہوا کہ سارے سوالات ہی ایک وزیر کے نہ ہونے سے بالکل

کالعدم ہو گئے۔

Mr. Chairman: I have already expressed my displeasure on that and.....

چوہدری اعتزاز احسن۔ جناب ہمیں آپ کے displeasure کا پتہ نہیں چلا۔ نہیں جناب میں اس میں نہیں جانا چاہتا کہ کچھ وہ جو روایات تھیں۔ لیکن میں صرف اتنا عرض کرنا چاہتا ہوں مولانا صاحب جو کہہ رہے ہیں ۔اس طرف آتا ہے۔ لیکن صرف ایک دو وضاحتیں تھیں ' ایک تو وہی تھی جو رضا صاحب کر رہے ہیں about the Finance Minister. آپ نے صرف displeasure express کر کے وہ معاملہ ختم کر دیا ہے۔ میرا خیال ہے آپ 400 مرتبہ پہلے بھی وزراء کے بارے میں کہہ چکے ہیں۔ ایک زمانے میں' fifties میں Chinese کی دھمکی ہوتی تھی four hundred and fifty eighth warning of the Chinese, اس طرح کی آپ دھمکیاں دے رہے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ میں نے دھمکی نہیں دی۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ خبر نہیں پھر آپ نے کیا کیا ہے۔ میری ایک اور گزارش تھی اور وہ بڑی simple سی گزارش ہے' پتا نہیں وزراء کیوں اِدھر اُدھر سے کر جا رہے ہیں۔ چوہدری صاحب نے کہا کہ سب سے زیادہ انکم ٹیکس کون دیتا ہے۔ میں ذاتی طور پر ان کا یہ چیلنج قبول کرتا ہوں۔ وزیر اعظم کی گزشتہ دس سال کی انکم ٹیکس returns لائی جائیں' میری بھی گزشتہ دس سال کی انکم ٹیکس returns لے لی جائیں۔ جناب! میرے پاس کوئی فیکٹری نہیں۔ جناب! چوہدری صاحب کو بٹھائیں' جب راجہ صاحب کھڑے تھے تو میں نے سب کو چپ کرایا ' ان میں اتنی برداشت نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ چوہدری شجاعت صاحب! آپ تشریف رکھیں۔

چوہدری اعتزاز احسن۔ یہ خود ٹیکس نہیں دیتے ' ان کی بھی انکم ٹیکس کی statement لیں اور میری بھی لیں۔ وزیر اعظم اور چوہدری شجاعت حسین کی انکم ٹیکس کی statements یہاں پیش کی جائیں ' میری بھی پیش کی جائے۔

جناب چیئرمین- میرے خیال میں ڈائریکٹری میں آپ کی بھی ہو گی۔

چوہدری اعتزاز احسن- جناب! میں آپ سے عرض کرتا ہوں۔ میں وزیر اعظم سے تقریباً 30 ہزار گنا زیادہ انکم ٹیکس دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین- چلیں، وہ ڈائریکٹری آ جائے گی تو پھر دیکھ لیں گے۔

چوہدری اعتزاز احسن- جناب! میں عرض کرتا ہوں۔ اس میں ایک wealth tax ہے، یہ ہے ڈھائی فیصد پر، انکم ٹیکس ہے، ان دنوں میں اب ذرا کم ہوا ہے، 55% پر تھا۔ 55% سے بچا کر ڈھائی فیصد کی category میں لانا، یہ بھی ٹیکس evasion ہے اور یہ further evasion ہے۔ چوہدری صاحب جو کہہ رہے ہیں، یہ ڈائریکٹری نہیں لائیں گے۔

جناب چیئرمین- میں منگوا لیتا ہوں۔

چوہدری اعتزاز احسن- وہ کوئی ڈائریکٹری وغیرہ نہیں لائیں گے۔ میں ان سے یہ گزارش کر رہا ہوں۔ یہ تو ان کی دسترس میں ہے۔ میں اپنا disclosure کا right avail کرتا ہوں۔

Mr. Chairman: You are not an issue at this moment.

چوہدری اعتزاز احسن- لائیں، پیش کریں، میرے پاس کوئی فیکٹری نہیں، نہ میرے پاس چوہدری شجاعت صاحب کی طرح کوئی فیکٹری ہے، نہ وزیراعظم والی کوئی فیکٹری ہے، کوئی فیکٹری نہیں۔ اللہ کے فضل سے کوئی کارخانہ نہیں، کوئی مل نہیں۔ اللہ کا فضل ہے کہ تیس ہزار گنا زیادہ دیتا ہوں، میں تیس ہزار فیصد نہیں کہہ رہا ہوں، تیس ہزار فیصد صرف تین سو گنا ہوتا ہے۔ آپ دیکھیں گے کہ ایک ناچیز بندہ جس کے پاس کوئی مرسیڈیز کار بھی نہیں ہے، جس کے پاس BMW کار نہیں ہے۔

جناب چیئرمین- اگر انکم ٹیکس دیتے ہیں تو ہونی چاہیئے۔

Ch. Aitzaz Ahsan: I have a good living. God is kind to me.

اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں، ٹیکس ادا کرتا ہوں۔ جو ٹیکس نہیں ادا کرتے، یہ سب چیزوں کو پیش کریں۔ بجائے اس کے کہ یہ کہتے پھریں کہ میاں نواز شریف سب سے زیادہ ٹیکس pay

کرتا ہے۔

He may be paying an enormous amount of tax but he is avoiding and evading a much bigger amount of tax that is due on him.

Mr. Chairman: We will give the directory on the floor.

راشدی صاحب۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ اس کا مطلب ہے آپ نے آج باقی کام نہیں کرنا۔

I have given the floor to Rashdi sahib now.

(مداخلت)

Mr. Chairman: I will pay but I can't ....

(مداخلت)

Mr. Chairman: I gave you time yesterday also, why are you complaining? Please sit down.

زاہد خان صاحب! اب کافی ہو گیا ہے، آپ کو point of order پر وقت نہیں ملے گا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ میں نے کہہ دیا ہے کہ آپ کو نہیں ملے گا ، آپ نے بہت raise کر دیا ہے، آپ کی باری ختم ہو چکی ہے۔ You will get it. راشدی صاحب۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ sorry, زاہد صاحب! آپ کو نہیں ملے گا، بالکل نہیں ملے گا، شور کرتے رہیں، نہیں ملے گا۔جب آپ proceeding disturb کریں گے تو میں point of order allow کرنے کے لئے یہ بھی دیکھوں گا کہ کون disturb کرتا ہے۔ٹھیک ہے لگے رہیں۔

You will not get it, you are out of order, you are out of order, you are violating the procedure of the House, you are conducting yourself in an unparliamentary manner, you will not get the time. Please sit down.

جی راشدی صاحب۔

جناب حسین شاہ راشدی، جناب چیئرمین! شکریہ۔ میرا روئے سخن دراصل آپ کی طرف ہے۔ وزیر خزانہ صاحب آج تشریف نہیں لائے جس کے نتیجے میں یہ تمام باتیں ہوئیں۔ آج وزیر خزانہ صاحب کی عدم موجودگی کی وجہ سے یہ تمام سوالات defer ہوگئے۔

جناب چیئرمین، اس معاملے کو آپ چھوڑیں، وہ بات ہوگئی ہے۔

جناب حسین شاہ راشدی، ٹھیک ہے جی۔ آپ نے فرمایا کہ آپ نے معلوم کیا ہے کہ ان کی دس بجے sick units کے بارے میں ایک میٹنگ ہے۔

Mr. Chairman: This is awkward

کہ معلوم کیا ہے۔

this is a letter which I have received from the Finance Minister, I put it before the House.

Mr. Hussain Shah Rashdi: Exactly, and a sort of satisfaction was expressed by the Chair,

کہ ان کی sick units کی ایک میٹنگ ہے۔ اس کے بعد وزیراعظم صاحب کو presentation دینی ہے۔ جہاں تک sick units کا تعلق ہے تو انہوں نے وزیر خزانہ کو نہیں بلایا ہوگا، وزیر خزانہ نے ان کو بلایا ہوگا۔ کیا یہ ضروری تھا کہ یہ جو sick units "سکتے" میں ہیں، اس پر آج ہی دست مسیحا پھیریں گے اور وہ پھر کلمہ پڑھ کر صنعتیں بیدار ہو جائیں گی، ایک چیز یہ ہے۔

وزیراعظم صاحب کو presentation بھی اگر دینی تھی تو نماز کے بعد اگر دے دیتے تو کوئی بات نہیں تھی۔ آپ کی satisfaction سے یا جو آپ نے ہاؤس کو بتایا، اس سے اندازہ یہ ہوتا ہے کہ غالباً آپ یہ سمجھنے لگے ہیں کہ جو sick units کی میٹنگ ہے اس کو بالا دستی ہے سینٹ کی proceedings کے متعلق یا جو وزیر خزانہ کا فرض بنتا ہے سینٹ میں آنے کا اور ہاؤس میں آنے کا اس پر اس میٹنگ کو فوقیت حاصل ہے تو میری گزارش یہ ہے کہ کم از کم اس پر آپ کوئی سخت ردعمل کا اظہار کریں۔ عموما یہ ہوتا ہے کہ جس وزیر کا سوال ہوتا ہے وہ خود نہیں ہوتا۔ ہمارے محترم میاں محمد یسین خان وٹو صاحب بیچارے اٹھ بیٹھ کر ہر ایک کا جواب دے

دیتے ہیں اور دینے کی کوشش کرتے ہیں اور وہ کبھی بھی تشفی بخش جواب نہیں ہوتا۔ میں نے تو یہ دیکھا ہے کہ جس وزیر کو کہیں جانا ہوتا ہے تو وہ فائل وٹو صاحب کے پاس چھوڑ جاتے ہیں کہ صاحب آپ جواب دیجئیے گا۔ یہ اپنی شرافت کی وجہ سے وزیر باربرداری بنے ہوئے ہیں۔ یہ کوئی پارلیمانی امور کے وزیر نہیں ہیں۔ میں گزارش یہ کروں گا کہ آپ نے جو دس مرتبہ انتہائی مؤدبانہ گزارش اسی Chair پر بیٹھ کر وزراء کو کی ہے کہ ذرا اس وزیر سے کہیں کہ وہ آیا کرے۔ اس طرح نہیں ہوگا جناب۔ آپ براہ مہربانی کچھ ذرا سختی کریں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو رضا ربانی صاحب نے تجویز پیش کی ہے اس میں کوئی پیش رفت تو ہو۔ یہ مودبانہ گزارش آپ کی ان کے ساتھ تو ہوتی رہے گی ۔یہ میری گزارش ہوگی کہ آپ ایوان کے تقدس کا خیال کریں۔

جناب چیئرمین: راشدی صاحب! just to clarify کہ جب آپ نہیں تھے، آپ کی عدم موجودگی میں جب آپ باہر گئے ہوئے تھے،

I have already told the Minister that I am extremely unhappy about what has happened and I also said that the business of the House should take precedence over everything else. I also said that I am sure that if the Prime Minister had been informed by the Finance Minister that he has business before the House , the Prime Minister himself would have said

کہ پہلے وہ کام کر آئیں پھر یہ کرتے ہیں I have said all this چونکہ آپ نہیں تھے، لہذا آپ کو یہ شکایت ہوئی ہے I am sure now, now that you know پھر آپ کو شکایت نہیں ہوگی۔ ٹھیک ہے جی بات ہوگئی۔ جی عبدالحئی صاحب۔ جی sorry پہلے اقبال حیدر صاحب ۔ اس کے بعد حاجی صاحب آپ کی باری آتی ہے۔ آپ کو بھی موقع دوں گا ۔

سید اقبال حیدر: جناب میرا ایک تو point of order ہے اور ایک آپ سے درخواست ہے ۔ بات یہ ہے کہ Call Attention Notice جو بالکل bottom میں لگا ہوا ہے، اگر اس کو پہلے لے لیں ۔ اس پر پانچ منٹ لگیں گے ۔

جناب چیئرمین: وہ اس لئے نہیں ہوا کہ منسٹر نہیں ہے ۔

سید اقبال حیدر: جناب سرتاج عزیز صاحب آئے ہوئے ہیں ۔

جناب چیئرمین: جی آپ دیں گے جواب ۔ ٹھیک ہے جی ۔

سید اقبال حیدر: دوسری گزارش یہ ہے کہ کراچی ائرپورٹ پر جناب بڑی سنگین صورتحال ہے۔ عرصہ دراز سے وہاں پر سے پورٹرز کو ہٹا دیا گیا ہے اور پورٹرز کے نہ ہونے کی وجہ سے سخت مشکلات ہیں۔ کیونکہ وہاں پر walking distance جو ہے upto the aircraft, sir, it is a very lengthy distance, and it has caused a serious problem to the citizens there. I am also in the Defence Committee, I made an inquiry so thay said that they have dismissed the previous contractor on 16th of May they called for the fresh tender. On 16th of June they got the tender. Sir, the Civil Aviation gave a reserve price of 5 lac rupees. The quotation that they have received for the porter service of 22 lac rupees and more. Now Civil Aviation has decided to cancel all the quotations that have been received and to invite the tender afresh purely because one person who is nominated by the Prime Minister could not compete in that contract and his quotation was far low and they wanted to favour that particular contractor of their choice nominated by the Prime Minister;

جناب چیئرمین۔ یہ تفصیل کی بات ہے۔ اگر مجھے لکھ کر دے دیں لیکن اس طرح I don't expect any Minister to give you answer on this today. مہربانی کر کے اس کو کسی طریقے سے دے دیں we will get an answer

سید اقبال حیدر۔ جناب میرا مطلب صرف اتنا ہے، کیوں کہ آج آخری دن ہے اور یہ ایک اہم مسئلہ ہے ۔ اب کیا حال ہے کہ porters پھر بھی نہیں ملیں گے اور Civil Aviation نے جو اپنے porters کھڑے کئے ہیں پہلے وہ 15 روپے فیس لیتے تھے آج وہ 50 روپے فیس لے رہے ہیں اور international میں وہ 100 روپے لے رہے ہیں۔ میں آپ کو لکھ کر بھی دے دوں۔

جناب چیئرمین۔ جناب یسین وٹو صاحب! مہربانی کر کے اس معاملے کو دیکھ لیں اور

یہ لکھ کر بھی دے دیں گے۔ جی رضوی صاحب۔

جناب مصطفیٰ کمال رضوی۔ میں پہلے تو آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں I have high regards for you آپ نے کل مجھے موقع ضرور دیا تھا and I thank you again for yesterday لیکن میں کہنا چاہتا ہوں کہ I am leading my party in this august House today and yesterday also جناب میں آج بھی اپنی پارٹی کو represent کر رہا ہوں۔ جناب میں اس پارٹی کی قیادت کر رہا ہوں جو اس ملک کی 3rd largest party ہے۔ میری پارٹی کو اس ملک کے اندر محصور کر کے رکھا ہوا ہے۔ آپ اس ہاؤس کے اندر بھی ہمیں محصور کر کے رکھنا چاہتے ہیں

Sir, this is exactly what not only your government has done but all the governments have done nothing but this.

میں چیئرمین صاحب! یہ کہنا چاہ رہوں کہ you can crush people, eliminate people but you can not stop people and you can not usurp their political and democratic rights.

جہاں پہ rights crush کیے جاتے ہیں وہاں پہ situation کوئی اور بنتی ہے۔ اور ہمارے ملک کی تاریخ میں یہ بات لکھی ہوئی ہے - even if I am the alone member on my party's behalf میں اپنی اواز اٹھانے کے لئے کافی ہوں۔ میں اپنے سندھ کے depressed لوگوں کی آواز اٹھانے کے لئے کافی ہوں۔ مجھے چیئرمین صاحب! ضرور موقع دیں۔ آج آفتاب شیخ صاحب اور نسرین جلیل صاحبہ بھی موجود نہیں ہیں - You must give me the same duerespect as you have given at times to rest of the leaders here.

جناب والا! آج کا News یہ کہتا ہے کہ

police raids MQM offices , heavy police contingent headed by SHO raided MQM's Khurshid Memorial Hall which is just behind 90., which is also accommodating the office of the ladies wing there.

خواتین جو ہماری organizers ہیں ان کے وہاں پہ دفاتر ہیں - کل heavy contingent نے ایک گھنٹہ raid کیا اور وہاں raid کرنے کے بعد خواتین کے جو دفاتر ہیں' یہ show کیا گیا کہ وہاں سے اسلحہ نکلا ہے۔ ایسا کہنا شرم کی بات ہے what you are trying to say is that not

only the men folk of the Mohajir nation are terrorists but even the ladies are

terrorists۔ اس ملک میں جنہوں نے اس ملک یعنی پاکستان کو بنایا۔ آپ یہ بتانا چاہ رہے ہیں

Mr. Chairman, this is not a way of making Pakistan what you want to see today, this is not the way to make Pakistan what Quaid-e-Azam visualised.

اگر آپ ایک بہت بڑی پارٹی کو جو کہ مہاجر قوم کو represent کرتی ہے and is the third largest political party of Pakistan from Urban Sindh, اس طرح محصور کرکے رکھیں گے تو اس کے نتائج اچھے نہیں ہوں گے۔

دوسری بات میں یہ کہنا چاہتا ہوں جناب چیئرمین! کہ -----

جناب چیئرمین: یہ آپ تقریر کر رہے ہیں سندھ کی صورتحال پر؟ نہیں، آپ مجھے یہ بتائیں کہ are you speaking on the motion before the House or what are you talking on?

Mr. Mustafa Kamal Rizvi: No, sir, I am on a point of order.

Mr. Chairman: Oh! This is a point of order.

جناب مصطفیٰ کمال رضوی: جناب چیئرمین! چوہدری شجاعت صاحب بھی یہاں بیٹھے ہوئے ہیں، کل ہمارے ایک آدمی کی جو ہلاکت ہوئی ہے اس کے بارے میں بھی ذرا جواب دے دیں۔ This is what I wanted to say. Thank you very much.

جناب چیئرمین: چوہدری شجاعت صاحب! یہ point of order تھا، مجھے پتہ ہی نہیں چلا۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب چیئرمین! رضوی صاحب کے point of order کا جواب دینے سے پہلے میں ایک بات درست کرنا چاہتا ہوں کیونکہ یہ ساری proceeding record ہوتی ہے تو اس ریکارڈ کی درستگی کے لئے میں یہ کہنا چاہوں گا کہ اس کو درست کر لیا جائے کہ اس وقت میں نے جو بات کی ہے وہ taxes کی ہے۔ یہ جو ٹیکنیکل بات کر رہے ہیں، اس کا جواب تو دے دیا جائے گا لیکن میں نے taxes کی بات کی ہے کہ سب سے زیادہ ٹیکس حکومت کے خزانے کو کس نے ادا کئے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: چلیں وہ دیکھ لیں گے ۔ اب رضوی صاحب کا مسئلہ تھا ۔ اس کا اگر آپ جواب دے دیں۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! صوبائی حکومت سے ہم نے کل پوچھا تھا اس بارے میں تو انہوں نے یہ رپورٹ دی کہ 31 تاریخ کو صبح پانچ بجے دو آدمی اسکوٹر پر جا رہے تھے، علاقہ بنارس پلازہ کے قریب کا تھا ۔ تو جب ان کو روکا گیا تو وہ رکے نہیں اور میں جو کچھ کہہ رہا ہوں وہ وہی ہے جو صوبائی حکومت نے ہمیں بتایا ہے، تو اس کے بعد انہوں نے ان پر فائر کیا لیکن وہ پھر بھی نہ رکے۔ اس کے بعد جب پولیس نے پھر ان پر فائر کیا تو ان میں سے ایک آدمی زخمی ہوگیا جو کہ ہسپتال جانے کے بعد فوت ہوگیا۔ دوسرا آدمی بھاگ گیا۔ مرنے والے آدمی کا نام رفیق عرف بلیڈ شناخت کیا گیا ہے اور اس کے بارے میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ وہ اور بھی کئی cases میں ملوث تھا۔ یہ تھی اس واقعہ کی story جو 31 تاریخ کو صبح پانچ بجے پیش آیا۔

جناب چیئرمین: اس معاملہ کی کوئی investigation وغیرہ ہو رہی ہے۔

چوہدری شجاعت حسین: ظاہر ہے اس کی investigation مکمل کی جائے گی اور-----

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ان کو بات تو مکمل کر لینے دیں۔

You see, you don't allow the man to complete his statement and you get up. Let him complete, let him complete. Now he is responding to the point of order of Rizvi sahib,

یہ آپ کا point of order نہیں ہے، let him give a reply and then we will see after that.

میاں رضا ربانی: جناب! میں رضوی صاحب کی ہی بات کر رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: رضوی صاحب کی بات رضوی صاحب کریں گے، آپ کون ہیں کرنے والے۔ پہلے ان کا جواب سن لیں۔ پلیز رضا صاحب! for God's sake, let him complete his statement, let him complete his statement, I am not going to listen to you Raza Rabbani sahib, I am going to listen to him first. I have given the floor to Ch. Shujaat Hussain, let him complete and then we will see what we can do.

ان کو پہلے ختم کر لینے دیں۔ اعتزاز صاحب! please some discipline. آپ سے میں صرف اپیل کر رہا ہوں، میں آپ سے بحث نہیں کر رہا ہوں۔ جی چوہدری شجاعت صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین: جناب والا! آپ نے یہ فرمایا تھا کہ extrajudicial killing کے متعلق بھی رپورٹ دی جائے جسے بار بار یہاں پر اٹھایا گیا۔ اس سلسلے میں آپ کے حکم کے مطابق ایک کمیٹی تشکیل دی گئی تھی جس کی چیئرمین شپ سینیٹر آفتاب احمد شیخ صاحب کی تھی۔ انہوں نے بہت زیادہ میٹنگیں کیں۔ میں ان تمام میٹنگوں میں موجود تھا، سندھ کے تمام افسران کو بلوایا گیا، آئی جی، ڈی آئی جی اور ہوم سیکرٹری کو بلوایا گیا اور اس کے اندر بڑی تفصیل کے ساتھ بحث ہوئی اس کی انہوں نے ایک رپورٹ تیار کی ہے۔ وہ رپورٹ آپ منگوا لیں جو Extra Judicial Killing Committee, نے رپورٹ پیش کی تھی کہ یہ کہاں پر ہوئیں، کیسے ہوئیں، کس نے کیں اور کن کن کو سزا دی گئی اس میں پولیس آفیسرز بھی جنہوں نے اس طرح کی حرکات کی ہیں ان کو بھی پکڑا گیا ہے۔ ان کے کیسز بھی عدالتوں میں چل رہے ہیں۔ تو یہ آپ تفصیلات منگوا لیں جو کمیٹی نے رپورٹ پیش کی ہے۔ جو سینیٹر آفتاب شیخ کی سربراہی میں مقرر کی گئی تھی۔ شکریہ جی۔

جناب چیئرمین: جی جناب اعتزاز احسن صاحب۔

چوہدری اعتزاز احسن: جناب چیئرمین، گزارش یہ ہے کہ آپ نے بالکل بجا فرمایا ہے کہ ہاؤس کا جو ماحول ہے۔ آپ نے جب میری جانب دیکھ کر اپیل کی تھی۔

جناب چیئرمین: اپیل کی تھی۔

چوہدری اعتزاز احسن: دردمندانہ اپیل تھی میں اسی کے ردعمل کے طور پر اٹھا تھا میں آپ سے بالکل اتفاق کرتا ہوں۔ قطعی طور پر مکمل سو فیصد۔ میں بھی آپ کی جگہ وہاں پر بیٹھا

ہوتا، کوئی بھی ہم میں سے بیٹھا ہوتا اسی طرح بے بس محسوس کر رہا ہوتا لیکن سوال یہ ہے کہ اس کی وجہ دیکھنی چاہیئے اس کی بنیاد کیا ہے، کیا وجہ ہے۔ وجہ ہے جناب وزراء کی کارکردگی، وزراء اس ہاؤس کو سنجیدگی سے نہیں لیتے ہیں ابھی وزیر داخلہ صاحب فرماتے ہیں کہ وہاں پر سندھ میں صوبائی حکومت کو یہ کہا گیا۔ بھئی صوبائی حکومت آج نہیں ہے وہاں پر وفاقی حکومت ہے آپ نے گورنر راج لگایا ہوا ہے آپ نے پرائم منسٹر کے ایڈوائیزر کو چیف منسٹر لگایا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین: اگر یہ کہہ دیں کہ وہاں پر وفاقی حکومت ہے تو معاملہ ٹھیک ہو جائے گا۔

چوہدری اعتزاز احسن: نہیں، میرا مطلب ہے ذمہ داری لیں۔

جناب چیئرمین: میرا مطلب ہے کہ اگر ذمہ داری لے لیں۔ تو پھر ماحول ٹھیک ہو جائے گا۔

چوہدری اعتزاز احسن: نہیں، یہ ہاؤس کو mislead نہ کریں۔ آج دیکھیں آج، آج یہ ہوا ہے کہ وزیر خزانہ تشریف نہیں لائے، سارا question hour subvert ہوگیا۔ دوئم یہ کہ پرائم منسٹر کے spokesman نے ایک بات کی، وزیر صاحب نے بالکل اس سے مختلف بات کی۔ تیسرا جناب وزیر داخلہ صاحب بیچ میں مداخلت کرتے رہے ہر بات میں۔ ٹیکسوں کے متعلق بھی مداخلت کرتے رہے پھر جب میں بھی بول رہا تھا تب بھی کھڑے ہوتے رہے پھر آخر میں جو ایک سوال ان سے متعلق تھا اس میں انہوں نے اس صوبے کی صوبائی حکومت پر ذمہ داری ڈالی جہاں پر اس صوبے کو چلانے کی ذمہ داری وفاقی حکومت کی ہے۔ میں صرف یہ عرض کر رہا ہوں آپ یہ دیکھیں، ان کی کلاس لیں ان کو چیمبر میں بلائیں، وزیراعظم کو چھوڑیں۔ وزیراعظم ان کو کابینہ کی میٹنگ میں کچھ نہیں جا سکتے۔ آپ کلاس لیں ذرا بلا کر، کان کھینچیں، ان کو کہیں کہ بچو! اس طرح پارلیمنٹ کے اندر کلاس میں جب آتے ہیں تو یہ یہ سبق سیکھ کر آؤ۔ یہ الف ب پڑھ کر آؤ پھر ذرا بہتری ہوگی۔

جناب چیئرمین: چلیں۔ جی راجہ صاحب۔ اس کے بعد ڈاکٹر عبدالحئی صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق: جناب چیئرمین، گزارش یہ ہے کہ جو ماحول سینٹ میں پیدا ہو رہا ہے وہ ٹھیک نہیں ہے اور روز بروز میں یہ محسوس کرتا ہوں کہ اس سے نہ صرف چیئر کی مشکلات

بڑھ رہی ہیں بلکہ عوام کی عزت کے اوپر بھی حرف آتا ہے۔ اب اس میں آپ کی طرف سے جو کہا جاتا ہے وہ صرف اتنا ہے کہ کہیں جو مرضی آئے لیکن ترتیب کا ضرور خیال رکھیں کہ جس صاحب کو بات کرنی ہو وہ اپنی بات کرنے کی خواہش کا اظہار کرنے کے بعد اپنی باری کا اگر انتظار نہیں کر سکتا تو اس میں پھر وزارہ کی کارکردگی کہاں سے آتی ہے۔ کلاس لینے کی بات کہاں سے آتی ہے ۔ بات تو صرف اتنی ہے کہ بیس آدمی، دس آدمی کھڑے ہو کر چیخنا چلانا شروع کر دیں تو کیا ماحول پیدا ہوتا ہے۔ اخبارات کیا لکھتے ہیں۔ عوام کا وقار کہاں رہ جاتا ہے۔ بات صرف اتنی ہے۔ صرف اس کو ترتیب دے دیا کریں کہ جس کو چیئر پکارے، آپ بیٹھے ہوں، کوئی اور بیٹھا ہو ان میں سے کوئی بیٹھا ہو صرف ترتیب کی بات ہے اور جو substance ہے اس کے بارے میں جو مرضی وہ کہیں۔ جس پر تنقید کرنی ہے ضرور کریں لیکن یہ ضرور ہمیں چاہیئے کہ جو رولز ہیں جو طریقہ کار ہے پارلیمنٹ کا اس کے مطابق بات ضرور ہونی چاہیئے۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین : جی ڈاکٹر عبدالحئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ : شکریہ جناب چیئرمین! میں دو تین باتیں مختصراً عرض کروں گا منسٹر صاحب اس کو نوٹ کر لیں اور اس کا at the end of session جواب دیں اور ان مسائل پر غور کریں۔ ایک تو ہمیں پی آئی اے کی فلائیٹس کا مسئلہ ہے، ہم نے کئی دفعہ پہلے بھی اسے اٹھایا ہے، Thursday کو کوئٹہ کی کوئی فلائٹ نہیں ہوتی، جو ہوتی ہے وہ بھی براستہ اسلام آباد۔ کراچی اور پھر کوئٹہ۔ ہمیں یہ بہت تکلیف ہے۔

جناب چیئرمین : زاہد خان صاحب please, please, it is Senate of Pakistan, it is not a public meeting. دیکھیں جناب! کوئی تو وقار کا خیال ہونا چاہیئے، آپ سینٹ کے ممبر ہیں اور اس طرح کرتے ہیں۔ جی جناب ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ : جناب! 737 ایک چھوٹا جہاز ہے جو ہمارے لئے ہوتا ہے۔ اس میں ۸۰ سے زیادہ passengers نہیں ہوتے۔ وہ ایک شدید تکلیف ہے۔ ہفتے میں ایک دن فلائٹ نہیں ہوتی۔ ہماری لاہور کے لئے پہلے پانچ فلائیٹس ہوتی تھیں، وہ بھی کم کر کے دو کر دی گئی ہیں۔ لوگ بارہ بارہ دن انتظار کرتے ہیں کوئٹہ سے لاہور یا لاہور سے کوئٹہ جانے کے لئے۔ یہ ایک جائز مسئلہ ہے اس لئے اسے حل کیا جائے۔

اب دیکھیں کوئٹہ بلوچستان کا Capital ہے ۔ کراچی ۔ اسلام آباد ہر تین گھنٹے کے بعد' اس کے علاوہ لاہور ۔ کراچی کے لئے ہر تین گھنٹے کے بعد فلائیٹس ہوتی ہیں۔ لیکن ہمارے ساتھ یہ سلوک کیوں ہو رہا ہے؟

جناب چیئرمین: میاں صاحب یہ نوٹ کر لیں۔ یہ واقعی ایک genuine مسئلہ ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: دوسرا جناب! senior citizens اور گروپوں کے لئے انہوں نے concession دی ہوئی ہے۔ لاہور ۔ کراچی اور اسلام آباد کو یہ سہولت دی ہوئی ہے۔ ہمیں کوئٹہ اور پشاور والوں کو نہیں دے رہے۔ یعنی یہ concession تقریباً پینتیس فی صد ہے جو طلبہ یا senior citizens کو دی جاتی ہے۔ یہ ہمیں کیوں نہیں دی جاتی۔ یعنی اگر لاہور' کراچی اور اسلام آباد کو یہ سہولت دیتے ہیں آپ تو ہم بھی انسان ہیں ' ہمیں بھی دیں۔

جناب چیئرمین: یہ بھی بڑا مناسب مطالبہ ہے کہ اگر یہ سہولت وہاں آپ دے رہے ہیں تو یہاں پر بھی دیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: تیسرا جناب مختصراً میں یہ عرض کرتا ہوں کہ ہمارے پاس daily wages پر کوئی پانچ' سات یا آٹھ سال سے لوگ ہیں' ویسے تو پورے ملک میں ہیں لیکن بلوچستان میں زیادہ ہیں۔ یہ پی آئی اے کے ملازمین کا مسئلہ ہے' ان پر بھی توجہ دیں۔ تین چار ہزار ملازمین contract basis پر ہیں۔ ان کی وردیاں تو پی آئی اے کی ہیں' وہ بارہ چودہ گھنٹے کام کرتے ہیں لیکن وہ پی آئی اے کے ملازمین شمار نہیں ہوتے۔ ان کا مسئلہ حل کریں۔

جناب چیئرمین: جی وٹو صاحب یہ بھی نوٹ کر لیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: ایک مسئلہ یہ ہے کہ نیشنل بینک آف پاکستان میں ہمارے تین چار سو ملازمین عارضی طور پر آٹھ سال سے کام کر رہے ہیں۔ جو پیپلز پارٹی کے زمانے میں سفارشی بھرتی ہو گئے وہ بھی ویسے ہی ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ وہ بے چارے آٹھ سال سے کام کر رہے ہیں اور over age ہو رہے ہیں' اب بھی وہ daily wages پر ہیں' آپ جب چاہیں انہیں کان سے پکڑ کر نکال دیں گے۔ ان پر بھی توجہ دیں۔

چوہدری شجاعت صاحب تشریف فرما ہیں اس لئے میں پولیس کا مسئلہ عموماً جاتا ہوں۔ سندھ اور پنجاب میں پولیس کا انہوں نے جو ایک ہزار روپیہ بڑھایا ہے' وہ یہاں اسلام آباد میں بھی

پولیس کو دیں۔ آپ ان سے protocol duty لیتے ہیں چوبیس گھنٹے، وہ بھی ہماری طرح انسان ہیں، ان کا بھی یہ مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین: جی وٹو صاحب یہ سارے پوائنٹس نوٹ کر لیں پھر اس کا دیکھیں کیا حل ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: جناب! ایک آخری بات کہ Federal Public Service Commission میں ہمارا کوٹہ 5.3 فیصد بنتا ہے، ہم نے پہلے بھی کہا ہے، CSS میں جو ہمارے لوگ qualify کرگئے ہیں، انہیں 3.5 فیصد کے حساب سے نوکریاں دی جا رہی ہیں۔ یہ بڑے دکھ کی بات ہے۔ 1981ء کی مردم شماری کے مطابق ہمیں 5.3 فی صد کوٹہ ملنا چاہیئے۔ وٹو صاحب بیٹھے ہیں یہ ہمیں assurance دیں کہ اس طرح کیوں ہوتا ہے؟

جناب چیئرمین: جی وٹو صاحب یہ مسئلہ بار بار آ رہا ہے۔ یہ فرما رہے ہیں کہ 1981ء کی census کے مطابق بلوچستان کا کوٹہ 5.3 فیصد بنتا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ ہمیں 3.5 فیصد کے حساب سے دیتے ہیں۔ یہ مہربانی کر کے دیکھ لیں کہ کیا census میں واقعی یہ پوزیشن ہے، اگر ہے تو پھر کیوں نہیں انہیں پورا کوٹہ ملتا ہے؟ یہ سارے جائز مطالبات ہیں۔ یہ issue بار بار raise ہوتا ہے۔ یا تو آپ اس کا جواب دے دیں کہ نہیں جی آپ غلط کہہ رہے ہیں یا یہ ہے کہ اس کی وضاحت کریں کہ کیا مسئلہ ہے؟ now what we have to do?

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: ایک جناب مسئلہ ہے کہ عمر میں relaxation دی جاتی تھی Federal Public Service Commission میں امتحان دینے کے لئے۔ یہ relaxation اس لئے دی جاتی تھی کہ پچھلے آٹھ سال سے سارے ملک میں لوگوں کو نوکریاں نہیں مل رہی تھیں۔ اس لئے Federal Public Service Commission میں امتحان دینے کے لئے پینتیس سال تک کی عمر کی سہولت ہونی چاہیئے۔

جناب چیئرمین: وٹو صاحب اس پر بھی غور کر لیں کہ پینتیس سال تک فیڈرل پبلک سروس کمیشن میں امتحان دینے کی جو سہولت تھی وہ شاید کم کر دی گئی ہے تو یہ کہتے ہیں کہ اتنے سال سے چونکہ ملازمتیں نہیں ملیں تو اسے بڑھا دینا چاہیے یا پینتیس ہی رہنے دینا چاہیے۔ اچھا جی اب جائیں کہ اب کیا کرنا ہے؟ مولانا فضل محمد صاحب آپ کیا فرما رہے ہیں۔

حافظ فضل محمد: جناب جس موضوع کو discuss کرنے کے لئے ہم نے اجلاس بلایا تھا پچھلے دو دن سے یہ اجلاس چل رہا ہے اس موضوع پر ہم نے بھی کچھ بات کرنی ہے۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ نے اس پر بھی کچھ کہنا ہے۔

حافظ فضل محمد: جناب والا! ان کے لیڈر بات کر چکے ہیں لیکن ہم---

جناب چیئرمین: ابھی صرف ساڑھے گیارہ بجے ہیں ان کو بات کر لینے دیں۔ پہلے مولانا صاحب بات کر لیں۔ پہلے Agenda item لے لیں' ہمارے پاس ایک گھنٹہ ہے' ان کا Call Attention Notice بھی لوں گا' یہ بھی لوں گا۔

چوہدری اعتزاز احسن: جناب والا! prorogation سے پہلے یہ آرڈیننس لینا ہے۔

جناب چیئرمین: پہلے مولانا صاحب' آپ کا Call Attention Notice, I will take up today and item No. 3 today. We will go uptill 12:00. مولانا صاحب۔

FURTHER DISCUSSION ON THE MOTION REGARDING SINDH SITUATION.

حافظ فضل محمد: بسم اللہ الرحمن الرحیم' جناب والا! جن حالات سے ہم گزر رہے ہیں اور جس مقصد کے لئے' جس موضوع کے لئے یہ اجلاس بلایا گیا تھا' اس کا بظاہر عنوان تو سندھ کے حالات ہیں اس کے علاوہ ہمارے دوسرے حالات بھی حکومت سے متعلق ہیں جو کہ عمومی روش ہے' جو ایک خاص انداز حکمرانی ہے کہ وہ اس ملک کو کس طرح چلانا چاہتے ہیں۔ نواز شریف صاحب جس انداز سے جا رہے ہیں' جس انداز سے حکومت چلا رہے ہیں' جس انداز سے ملک کو deal کر رہے ہیں' یقیناً اس سے یہ خدشات اور خطرات پیدا ہوتے ہیں کہ یہ ملک کے لئے انتہائی نقصان دہ اور تباہ کن حالت ہے۔

جناب عالی! یہ دنیا جہان میں ایک مسلمہ اصول ہے کہ جب اپنے گھر میں' اپنے گھر کے وسائل اور معاملات سے کسی کو بے دخل کر دیں گے تو وہ شخص اس گھر کو اپنا گھر نہیں سمجھتا

ہے۔ پھر اس گھر کی تباہی اور بربادی اس کا ہدف و مقصود بن جاتا ہے۔ وہ اس گھر کو خراب کرنے اور برباد کرنے کے درپے ہو جاتا ہے۔ یہی کچھ آج ہمارے ساتھ ہو رہا ہے، جب ان کو ضرورت پڑی تو MQM کو بھی بہت بڑی بڑی اسناد دیں کہ یہ محب وطن ہیں، فلاں ہیں، فلاں ہیں۔ صدر صاحب کے لئے بھی ان سے کام لے لیا اور وزیراعظم کے لئے بھی ان کو استعمال کرتے رہے۔ پچاس سال سے ایک سیاسی جماعت پر وہ الزامات لگاتے رہے ہیں کہ یہ روس پرور ہے، ملک دشمن ہے، انڈیا نواز ہے، یہ فلاں ہے، ہمارے نظریات کی دشمن جماعت ہے۔ پھر دو سال تک جب وہ ان کی سیاسی ضرورت بنی تو یہ ان کو اپنے ساتھ چلاتے رہے۔ پھر ان کے گھر پر جا کر ان سے مشورے بھی لیتے رہے اور ان کے گھروں پر جا کر بھیک مانگتے رہے لیکن جب ان کی ضرورت ختم ہو جاتی ہے تو اسی دن وہ ملک دشمن بھی بن جاتے ہیں اور سلامتی کے لئے خطرہ بھی بن جاتے ہیں اور ہمارے ملک کی بنیاد اور اساس اور فلاں فلاں کے دشمن بھی بن جاتے ہیں ۔ پتہ نہیں ان کے پاس کتنے الزامات ہیں ان کے لئے۔ پھر یہ سارے کے سارے ان پر چسپاں کر دیتے ہیں۔

جناب والا! یہی لوگ آج روز اخبارات میں پڑھتے ہیں کہ ان کے ذمہ دار وزراء عجیب قسم کے بیانات دیتے ہیں کہ نواز شریف صاحب کی مخالفت وہی لوگ کر رہے ہیں جو ملک دشمن ہیں، یہ ریکارڈ پر ہے۔ یہ ایک اخبار نہیں، ہفتے میں ایک دو دفعہ اس قسم کے بیانات بہت ہی ذمہ دار وزراء کے آ جاتے ہیں۔ آپ یہ جتائیں کہ اگر نواز شریف کی مخالفت ملک دشمنی ہے تو میں یہاں فلور پر اعلان کرتا ہوں کہ اس کی مخالفت ہم کرتے رہیں گے، اگر وہ غلط قدم اٹھائیں گے۔ اگر نواز شریف کی، ایک شخص کی مخالفت کرنا ملک دشمنی ہے تو ہمیں سمجھ نہیں آ رہی کہ ملک دوستی کیا ہے؟۔ کل یہی لوگ جو اپنے ساتھ ان لوگوں کو ملا کے چلتے تھے، ان کو اسناد دے رہے تھے کہ یہ محب وطن ہیں۔ اب جب وہی لوگ ان کی مخالفت کر رہے ہیں تو یہ ان پر الزامات لگا رہے ہیں کہ یہ ملک دشمن ہیں۔

جناب! یہ کیا صورت حال ہے سندھ میں۔ کیا آپ کو سمجھ آ رہی ہے؟ یقیناً دنیا کے کسی بھی دانشور، قانون دان، ایک سیاست دان، ایک مہذب انسان کی سمجھ سے بالا تر ہے کہ سندھ میں کیا کچھ ہو رہا ہے۔ ایک طرف تو مشاورتی کونسل ہے۔ دوسری طرف اسمبلی بھی بحال ہے اور تیسری طرف گورنر بھی بیٹھا ہوا ہے۔ یعنی عجیب قسم کی صورت حال ہے اور پتہ نہیں چل رہا

ہے کہ ذمہ دار کون ہے۔ آپ کو سندھ میں کوئی شخص نہیں ملے گا کہ آپ اس کو پکڑ لیں کہ وہ ذمہ دار ہے؟

اگر آپ سندھ کو یہاں سے چلانا چاہتے ہیں تو وہاں پر سندھ کی اسمبلی اور سندھ کے ممبران کس لئے ہیں؟ مرکز کے لیے تو آپ یہ کہتے ہیں کہ ہم منتخب نمائندے ہیں۔ پانچ سال کے لئے حکومت کرنا ہمارا بنیادی اور قانونی حق ہے تو کیا جو سندھ اسمبلی کے ممبران ہیں وہ منتخب شدہ نہیں ہیں؟ کیا وہ کہیں سے چرواہے آکے وہاں پر بیٹھ گئے ہیں، ممبر بن گئے ہیں؟ اگر آپ اپنے لئے یہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ ہم منتخب ہیں، ہمارے پاس مینڈیٹ ہے، ہمارے پاس اعتماد ہے، ہمیں عوام نے ووٹ دیا ہے تو سندھ اسمبلی کے ممبران کے پاس بھی تو ووٹ ہے، اعتماد ہے، مینڈیٹ ہے، وہ بھی وہاں کے منتخب شدہ ہیں۔ آپ ان کا یہ حق کیوں تسلیم نہیں کرتے؟

یہ ایک چھت پر دو قسم کی ہوائیں چلتی ہیں بھئی۔ یہ عجیب قانون ہے، یہ عجیب اصول ہے کہ اگر آپ سندھ کی حدود میں داخل ہوتے ہیں تو وہاں اس قسم کے حالات ہیں اور جو فتویٰ فروش ہیں، دین فروش ہیں، ضمیر فروش اور مفاد پرست لوگ ہیں ان کو ڈھونڈ ڈھونڈ کے ان سے فتوے لیتے ہیں کہ ہم نے یہ جائز کام کیا ہے۔ جناب اس قسم کے مفتی تو اکبر کو مل گئے تھے۔ اکبر کو فتویٰ لینے کے لئے بھی اس قسم کے مولوی ملے تھے۔ یہ گندم نما جو فروش اس زمانے بھی ملے تھے جو اکبر کو فتوے دے رہے تھے کہ تم جو کر رہے ہو وہ صحیح کر رہے ہو۔

آج بھی نواز شریف کے ساتھ کچھ اس قسم کے لوگ بیٹھے ہیں۔ عجیب بات ہے۔ ہم نے امریکہ کو چیلنج کر دیا ہے اور پیشاب ان کے بھی نکل رہے ہیں۔ یہ کتے کا اصول بھی ہے کہ وہ کھڑے شخص پر حملہ کرتا ہے، بیٹھے پر نہیں کرتا۔ تم تو بیٹھے ہو۔ ہم کھڑے ہیں۔ اگر اس نے حملہ کرنا ہے تو ہم پر کرے لیکن یہ فتویٰ فروش قسم کے لوگ ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتے ہیں۔ ان کی تاریخ ہم جانتے ہیں کہ کون لوگ ہیں۔ ایک سیٹ کے لئے بھی یہ اپنے ضمیر اور ایمان کو فروخت کر دیتے ہیں۔ اس قسم کے فتوے دیتے ہیں کہ امیر کے بغیر جہاد نہیں۔ کشمیر میں آپ کس امیر کے تحت جہاد کر رہے ہیں۔ مجھے بتاؤ۔

انگریزوں کے خلاف جب پورے برصغیر میں خوں ریز حالات تھے۔ اس میں لاکھوں مسلمانوں نے قربانیاں دیں وہ کس امیر کے تحت تھے۔ یہ تو انگریزوں کا ایک پراپیگنڈا تھا کہ امیر جب تک نہیں تو ان کے خلاف جہاد نہیں ہو سکتا۔ انگریزوں نے اس وقت اس قسم کے مولویوں

کو خریدا۔ آج بھی کچھ سیاسی اور کچھ مذہبی مولویوں کو اپنے ساتھ ملا کے نواز شریف صاحب جو کچھ کر رہے ہیں اس کے نتائج بالکل غلط آ رہے ہیں۔

میرے اندر جو جذبات ابھر رہے ہیں۔ یقین کیجئے کہ ہم نے پچاس سال سے پاکستان کا کیس بغیر تنخواہ کے، بغیر احسان کے لڑا ہے لیکن آج ہمارے احساسات بھی یہ ہیں کہ یہ غلط جا رہے ہیں۔ یہ صوبائیت کو ہوا دے رہے ہیں۔ اس کا سب سے بڑا مجرم نواز شریف ہے۔ دوسرے نمبر پر شہباز شریف ہے اور تیسرے نمبر پر ہمارے جو محترم قابل قدر بزرگان یہاں بیٹھے ہیں، یہ بھی ان کا ساتھ دے رہے ہیں۔ کس قانون کے تحت، کس اصول کے تحت، کس فلسفے کے تحت پورے ملک کی خارجہ پالیسی شہباز شریف چلا رہا ہے۔ چین وہ جاتے ہیں اور وہاں معاہدات کرتے ہیں۔ امریکہ وہ جاتے ہیں وہاں معاہدات کرتے ہیں۔ ہمارے صوبے کی تو یہ حالت ہے کہ پورے صوبے سے ایک وزیر بھی مرکز میں نہیں ہے۔ خدا کے لئے یہ بھی کوئی طریقہ ہے۔ کیا یہ بھی وفاق اور وفاق پرستی ہے؟ یہ خود اپنے اس طرز عمل سے ہمیں اس پر مجبور کر رہے ہیں کہ ہم بغاوت پر آمادہ ہوں۔ اس قسم کے بڑے بھائی کو ہم نہیں مانتے جو ہمارا قاتل ہے، یہ ہمارے خون، پسینے اور ہمارے وسائل کے لٹیرے ہیں، پھر ہم اس قسم کے بڑے بھائی کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہوں گے۔ جب ہم پچاس سال سے یہ case لڑ رہے ہیں، وفاق کے لئے، اسلام کے لئے، احساس کے لئے، نظریات کے لئے اب ہماری بھی عزت نفس باقی ہے۔ یہ غلط جا رہے ہیں، خالص پنجابیت کو پورے ملک پر مسلط کر رہے ہیں اور پنجابیت میں بھی فقط وہ شمالی پنجاب کو، فقط لاہوریت کو مسلط کر رہے ہیں۔ اب یہ کیا کر رہے ہیں، جو یہ دلائل دے رہے ہیں۔ ہم پہلے بھی ان قوم پرستوں کو جانتے تھے، لیکن ہم نے دنیا کو دکھانے کے لئے، ان کے ساتھ چلنے کے لئے، نے ان کو آزمانے کے لئے ان کو ساتھ ملایا۔ بھائی انہوں نے احسان کیا ہے تمہارے وزیر اعظم کو ووٹ دے کر، تمہارے صدر کو ووٹ دیا۔ پنجابی صدر کو ووٹ دیا، پنجابی وزیر اعظم کو ووٹ دیا اور جتنی آئینی ترامیم تھیں ان میں انہوں نے آپ کا ساتھ دیا۔ انہوں نے تم کو آزمانا چاہا کہ تم کتنے پانی میں ہو۔ واقعتاً تم وفاق پرست ہو یا صوبہ پرست ہو۔ لیکن تم نے ان کو کیا دیا ہے۔ میں آج یہاں پر بالکل clear اس floor پر ذمہ داری سے یہ کہہ رہا ہوں کہ یہ انتہائی غلط ہے۔ میں سنجیدگی سے، بالکل جذبات سے نہیں، میں راجہ ظفر الحق صاحب کو اس کا ذمہ دار ٹھہراؤں گا کہ اس کو پکڑیں، اس کو درست کریں، اس کو اس راستے سے ہٹائیں، ورنہ اس کے نتائج یقیناً غلط نکلیں

گے۔

سندھ والے آج کیا محسوس کریں گے، ان کے پاس اسمبلی بھی ہے، سینٹ کے ممبر بھی ہیں، قومی اسمبلی کے ممبر بھی ہیں، صوبائی اسمبلی کے ممبر بھی ہیں لیکن وہ بے چارے در در کی ٹھوکریں کھا کر، ادھر ادھر کی ٹھوکریں کھا کر، کبھی کسی کے پاس جاتے ہیں کبھی کسی کے پاس۔ نہ کوئی MPA ان کے درد کی دوا ہے، نہ MNA ہے، نہ Senator ہے، نہ وزیر ہے، کچھ بھی نہیں ہے۔ یہاں سے اپنے ایک خاص پروردے کو، ایک کاسہ لیس کو، گوٹھ میں بوٹ پالش کرنے والے کو یہاں سے بھیج دیا، وہاں پر مسلط کر دیا، پھر ان لوگوں کے احساسات کیا ہوں گے۔ آپ اپنے آپ کو پانچ منٹ کے لئے وہاں کا باشندہ تصور کرلیں پھر آپ کے احساسات کیا ہوں گے۔ یہ غلط جا رہے ہیں۔

ہمارے پورے صوبے سے ایک Minister بھی، ان کے اپنے پروردا، ان کے اپنے وفادار، ان کے اپنے کاسہ لیس، اپنے بوٹ پالش کرنے والے لوگوں میں سے بھی نہیں ملیں گے پورے صوبے میں۔ خدا کے لئے پورا صوبہ ہے 45% رقبہ ہے اور یہ بھی کہتے ہیں کہ مستقبل بلوچستان سے وابستہ ہے۔ پورے ملک میں ہم گیس دے رہے ہیں، کوئلہ ہم دے رہے ہیں، معدنیات ہم دے رہے ہیں، سینڈک پراجیکٹ ہمارے پاس ہے، گوادر کا Seaport ہمارے پاس ہے۔ اس کے باوجود ہمارے صوبے کی یہ حالت ہے، کیوں۔ ایک بندہ بھی نہیں ہے۔ یہاں پر فوج ظفر موج، آپ نے پٹھوؤں کی ایک فوج ظفر موج بنا رکھی ہے، کسی کو مشیر کے نام پر، کسی کو کس نام پر، روز روز اس قسم کی فوج ظفر موج کو بھرتی کر رہے ہیں۔ راہ خدا آپ کو بلوچستان میں ایک شخص بھی نہیں ملا، کہ اپنے وفادار شخص کو کابینہ میں رکھتے۔ یہی ہے وفاق پرستی، اسی انداز سے ان صوبوں کو چلائیں گے، یہی طرز حکمرانی ہے تو خدا کے لئے جب تمہیں آداب حکمرانی نہیں آتے، آپ ان آداب سے واقف نہیں، آپ کو یہ طریقہ نہیں آتا پھر حکمرانی کو چھوڑو۔ تمہیں حکمرانی کا حق حاصل نہیں ہے۔

جناب! میں خصوصی طور پر مشاہد حسین کی طرف آ رہا ہوں کہ ہمارا PTV بالکل متعصبانہ انداز سے چل رہا ہے، بالکل متعصبانہ انداز سے۔ اب دیکھیں پنجاب اسمبلی کا جب بھی اجلاس ہوتا ہے اس کی پوری کارروائی PTV پر آ جاتی ہے لیکن کسی دوسرے صوبے کا نام تک ہم PTV پر نہیں سنتے، کیوں؟۔ یہ پنجاب کا PTV ہے یا کہ ملک کا PTV ہے۔ اگر ملک کا ہے پھر اس ملک

میں چاروں صوبوں کی کارروائی آنی چاہیے یا کسی کی بھی نہیں آنی چاہیے۔ پنجاب اسمبلی کا جب بھی اجلاس ہوتا ہے۔ بھائی میں آپ کو وہ نکات بتا رہا ہوں' آپ کی توجہ بھی اس طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔ پنجاب اسمبلی کی باقاعدہ کارروائی آتی ہے۔

دوسرے نمبر پر ہفتے میں تین دفعہ باقاعدہ پنجابی programmes آتے ہیں' اس کے علاوہ کسی بھی دوسرے صوبے کا ایک بھی لسانی اور علاقائی پروگرام اس میں نہیں آتا' کوئی بھی نہیں ہے سوائے پنجاب کے' کیوں؟ ہماری تہذیب نہیں ہے' ہماری روایات نہیں ہیں' ہمارا کلچر نہیں ہے' ہماری ایک پہچان نہیں ہے' ہماری ایک تاریخ نہیں ہے' صرف پنجاب کی تاریخ ہے۔ پنجاب کو اس طرح پیش کر رہے ہیں' یہ باقاعدہ دیدہ دانستہ' سوچے سمجھے منصوبے کے تحت پاکستان کو ٹکڑے ٹکڑے کرنے کے لئے یہ سازشیں ہو رہی ہیں۔ اپنے آپ کو سنبھالیں یقیناً ہم کہتے ہیں کہ آپ آج شاید یہ محسوس کر رہے ہوں اور آپ کل شاید یہ کہیں کہ آپ کہاں سے علیحدگی پسند ہوگئے ، میں حقائق بتا رہا ہوں ' یہ حقائق ہیں ۔ آپ ریکارڈ اٹھا کر دیکھیں ۔ ٹی وی کا ریکارڈ اٹھا کر دیکھیں ' دوسرے معاملات بھی آپ کے سامنے ہیں ۔

تیسری بات میں خصوصاً مشاہد حسین صاحب سے کہنا چاہتا ہوں کہ جب بھی پی ٹی وی پر کوئی ڈرامہ یا پروگرام ہوتا ہے خصوصا پشتونوں کو ٹارگٹ بنا کر ' ان کو ہمیشہ ایک ڈرائیور کی شکل میں ، کبھی چپراسی کی شکل میں ، کبھی دربان کی شکل میں پیش کر دیتے ہیں ۔ بھئی میں مسلمان ہوں ، پاکستانی ہوں لیکن میری رگوں کے اندر پشتون کا خون تو ہے ۔ اس قسم کی حرکات ہم کبھی بھی برداشت نہیں کریں گے ۔ ہمیشہ جب پشتون کو پیش کرتے ہیں تو ایک چپراسی کی شکل میں دربان کی شکل میں ' ایک ڈرائیور کی شکل میں ' ایک طرح کے ذلیل اور خوار انداز میں پیش کرتے ہیں' کیوں؟ ہمارے ساتھ یہ ڈرامے کیوں ہو رہے ہیں' کب تک ہم اس بدمعاشی کو برداشت کریں گے' یہ دیکھ لیں گے ۔ ہمیں اسلام' اسلام سناتے ہو' اسلام ہے ' اسلام ہے ' پاکستان ہے ' پاکستان ہے ، نظریہ ہے ' نظریہ ہے ' کہاں ہے وہ نظریہ؟ تمہارے لاہور اور دہلی میں کیا فرق ہے ' کراچی اور بمبئی میں کیا فرق ہے؟ وہاں پر جو کچھ بے حیائی ہے ' بے شرمی ہے ' فحاشی ہے ' عریانی ہے ' عصمت فروشی ہے ' جسم فروشی ہے ' زنا ہے ' شراب ہے ' کباب ہے ' وہی کچھ کراچی میں ہے ' وہی کچھ لاہور میں ہے ' تمہیں شرم آنی چاہیئے وہ نظریہ کہاں گیا' وہ جو تمہارے آباء تھے پچاس لاکھ مسلمانوں نے قربانی دی ' وہ نظریہ کہاں چلا گیا ۔ یہی نظریہ ہے

جب بھی بات آتی ہے تو ہمیں سناتے ہیں کہ بھئی پاکستان ہے ، سلامتی ہے ، نظریہ ہے، کچھ بھی نہیں ہے۔ آپ کا ٹی وی جو کچھ فحاشی پھیلا رہا ہے وہی کچھ ہندوستان کے ٹی وی پر بھی ہے اور ہمارے ٹی وی پر کوئی اور پروگرام تو سرے سے ہے ہی نہیں، خدا کے لئے ایک قومی ادارہ ہے اس میں آپ کوئی تاریخی پروگرام لائیں ، دوسرے مفید پروگرام لائیں۔ فحاشی، عریانی، زنا، اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔ انہوں نے مہم شروع کر رکھی تھی دوپٹہ اتار دو، اس میں کامیاب ہوئے، اب قمیض اتارو میں بھی کامیاب ہوگئے اب پتہ نہیں یہ شلوار اتارو میں کب کامیاب ہو جائیں گے ۔ کمال کی بات ہے ہمیں باتوں سے بہلاتے ہیں لوگوں کے اندر کے جو جذبات ہیں وہ کچھ اور ہیں جناب۔

(interruption)

Mr. Chairman: Minister Sahiba, please sit down. You have not been given the floor . You are not allowed to interrupt, please sit down. I appreciate what you are saying .

(interruption).

Mr. Chairman: Please sit down.

مولانا صاحب ، آپ بھی خیال رکھیں ایسے الفاظ استعمال نہ کریں ، خواتین بیٹھی ہیں ۔

حافظ فضل محمد۔ یہ میری بہن ہیں ، میں ان کا بہت احترام کرتا ہوں ، ان کو پی ٹی وی پر احتجاج کرنا چاہیے کہ پوری دنیا میں حوا کی بیٹی کو کیوں اس طرح پیش کیا جا رہا ہے ، اب کوئی صاحب ہمیں قتل کرتے ہیں ، ہم فقط انہیں ظالم کہیں تو ہمارے خلاف احتجاج، جو ظالم ہے قاتل ہے ---

جناب چیئرمین۔ مولانا وقت ختم ہو رہا ہے ۔ وقت دیکھ لیں۔

حافظ فضل محمد۔ دو منٹ اور جناب والا! میں دل سے کہتا ہوں، یقیناً کسی قسم کے جذبات یا کسی کا کوئی تاثر میں نے نہیں لیا، معاشرے سے میں جو تاثر لے رہا ہوں وہی میں یہاں بیان کر رہا ہوں اور اس کو میں اپنا فرض سمجھتا ہوں ۔ دیانتداری سے خدا کی قسم میں کسی کے کہنے پر یا کسی کے اشارے پر نہیں کہہ رہا جو حالات دیکھ رہا ہوں ان کو ذمہ داری کے طور پر

ان کے سامنے لا رہا ہوں کہ یہ کچھ ہو رہا ہے ۔ تم جو کچھ کر رہے ہو یہ انتہائی غلط کر رہے ہو۔ میاں صاحب یہ جمہوریت ہے ۔ میاں صاحب کے خلاف سرور کاکڑ بلوچستان کے ایک غریب وزیر ہیں انہوں نے ایک بیان دیا کہ ہمارے اندر برداشت نہیں ہے ' کل رات کو وہ یہاں سے چلا گیا راتوں رات گیارہ بجے آرڈر جاری کر دیا کہ اس نالائق کو ' اس گستاخ کو فوری طور پر وزارت سے برطرف کر دو۔ یہ ہے جمہوریت' یہ ہے وفاق پرستی۔ بھئی' یہ اپنوں کے ساتھ یہ کچھ کر رہے ہیں تو دوسروں کی بات کیسے سنیں گے؟

اب تو انسداد دہشت گردی والا آرڈیننس بھی آ گیا۔ بھئی ہم ہڑتال نہیں کریں گے' جلوس نہیں نکالیں گے اور جلسہ نہیں کریں گے' تقریریں نہیں کریں گے۔ جمہوریت کا اس قسم کا جو تصور ہے۔ اس قسم کی جو تعریف ہے وہ ہمیں بھی بتا دیں۔ کل تحریک نجات میں تم اپنے لئے جو حق مانگ رہے تھے' دلائل دے رہے تھے کہ بھئی یہ ہمارا حق ہے۔ ہم جلوس بھی نکالیں گے' جلسہ بھی کریں گے اور ہڑتال بھی کریں گے لیکن آج کسی کو یہ حق حاصل نہیں ہے۔ اگر کوئی ہڑتال کرے تو دہشت گرد کہلائے گا۔ اگر کوئی جلوس نکالے گا تو دہشت گرد کہلائے گا۔ اگر کوئی تقریر کی تو دہشت گرد۔ ہم اس کے لئے نہیں رو رہے ہیں کہ ہم اندر ہو جائیں گے۔ ہمیں افسوس اس لئے ہیں کہ ہم باہر کیوں ہیں۔ ہم جیل میں کیوں نہیں ہیں۔ ہمارے لئے جیل جانا کوئی نئی بات نہیں ہے۔ یہ ہماری تاریخ ہے۔ ہم ان سے دردمندانہ اپیل کرتے ہیں کہ خدا کے لئے اس قسم کے ہتھکنڈوں سے آپ ملک کو نہیں چلا سکتے ۔ آپ ملک کو کنٹرول نہیں کر سکتے ہیں۔ اپنے تمام اتحادیوں کو ایک ہی تھپڑ مارکر سب کو خود سے الگ کیا۔ تن تنہا شہباز شریف ہے۔ شہباز شریف کو اس قسم کی حرکتوں سے باز رکھیں۔ ان کو لگام دیں ورنہ پھر ہمیں بھی یہ حق حاصل ہے کہ ہم اپنے صوبوں کے حوالے سے اسی قسم کی سرگرمیاں شروع کریں۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین ، شکریہ جی۔ مس فضہ جونیجو۔

مس فضہ جونیجو، جناب چیئرمین! شکریہ۔ مولانا صاحب نے اتنی پُرجوش تقریر کی ہے۔

جناب چیئرمین ، مولانا صاحب کی تقریر ہمیشہ پُرجوش ہوتی ہے۔ دل سے جو آواز نکلتی ہے وہ اثر رکھتی ہے ۔ مولانا صاحب کے دل سے آواز نکلتی ہے۔ جی۔

مس فضہ جونیجو، چیئرمین صاحب! آج یہاں پر صوبہ سندھ سے متعلق بات ہو رہی ہے۔

میں اپنی بات کا آغاز اس جملے سے کروں گی کہ سندھ پاکستان کا وہ واحد صوبہ ہے جس کو یہ تاریخی اعزاز حاصل ہے کہ اس کی اسمبلی نے پاکستان کے حق میں پہلی نتیجہ خیز قرارداد پاس کرکے پاکستان کی تشکیل میں ایک اہم کردار ادا کیا تھا۔ سندھ نے تاریخ میں جمہوریت کی بحالی کے لئے اور وفاق کو مستحکم رکھنے کے لئے بھی اہم کردار ادا کیا ہے اور اس سلسلے میں کافی قربانیاں دی ہیں۔ آج جو حالات ہیں اس میں ہم سب کو مل بیٹھ کر یہ فیصلہ کرنا ہے کہ ملک کی بقا اور بہتری کے لئے مسائل کے حل نکالنے ہیں۔

جناب چیئرمین! میں اپنے رویوں کے متعلق بات کروں گی کہ ہمارے جو رویے ہیں ان سے یہ پیغام ملک میں جاتا ہے کہ عوام میں صوبوں کے حوالے سے ایک دوسرے کے خلاف نفرتیں ہیں۔ یہ پیغام جاتا ہے کہ وفاق کمزور ہو رہا ہے حالانکہ کسی کا یہ مقصد نہیں ہے۔ کسی کے بات کرنے کا یا تقریر کرنے کا یہ مقصد نہیں ہے کہ وفاق کمزور ہو لیکن جو عوام میں تاثر یہ جا رہا ہے وہ یہ ہے کہ وفاق کمزور ہو رہا ہے۔

جناب چیئرمین! پچھلے سال سینیٹ کے ۲۵ سال پورے ہوئے تھے۔ اس سلسلے میں ایک خاص اجلاس ہوا تھا جس میں آپ نے مختلف ریٹائرڈ سینیٹرز کو مدعو کیا گیا تھا۔ جنہوں نے گیلریز میں بیٹھ کر اس خصوصی اجلاس کی کارروائی سنی تھی۔ اس اجلاس کے بعد مجھے ان ریٹائرڈ سینیٹروں میں سے کچھ ملے تو انہوں نے کہا کہ بی بی ہم نے بیٹھ کر کارروائی دیکھی اور آپ کی جو تقریریں تھیں ان سے یہ بو آ رہی تھی کہ صوبوں کو ایک دوسرے سے نفرت ہے۔ ان میں سے بعض وہ تھے جو ۱۹۹۴ء میں ریٹائر ہوئے تھے۔ میں نے ان سے کہا کہ کیا آپ کے وقت میں اس طرح نہیں تھا کیونکہ یہ تو چند سال پہلے کی بات ہے تو انہوں نے کہا کہ ہمارے وقت میں اکا دکا اس طرح کی چیزیں ہوتی تھیں لیکن اب یہ احساس بڑھ رہا ہے۔ بعض نے کہا کہ ہم گیلریز میں جب تقریریں سن رہے تھے تو بڑا uneasy محسوس کر رہے تھے۔ اب کچھ نہ کچھ چیزیں ہیں کہ جن کو رفع دفع کرنا ہے اور حالات کو بہتر بنانا ہے۔

میرا ذاتی خیال یہ ہے کہ جہاں تک صوبوں کے ٹوٹنے کا یا پاکستان کے صوبوں کا ایک دوسرے سے نفرت کی بات ہے تو یہ ہمارا جو آپس میں رشتہ ہے وہ اس طرح کا رشتہ نہیں ہے کہ وہ آسانی سے ٹوٹے کیونکہ ہم ایک مضبوط رسی سے بندھے ہوئے ہیں جو کہ اسلام کی رسی ہے، مذہب کی رسی ہے۔

جناب والا! ہم یہاں پر چاروں جو صوبے ہیں ہماری زبانیں مختلف ہیں۔ ہمارا رہن سہن مختلف اور ہماری رسومات بھی ایک دوسرے سے ساری نہیں ملتیں۔ اگر میرے گاؤں کا کوئی بندہ فرنٹیئر کے کسی علاقے میں چلا جائے تو وہ وہاں کی زبان نہیں سمجھے گا۔ اسی طرح اگر فرنٹیئر کا یا بلوچستان کا کوئی آدمی ہمارے پاس آ جائے جسے زبانوں سے واقفیت نہ ہو تو وہ ہماری زبان نہیں سمجھے گا۔ تو ہماری ایسی کوئی آپس میں وہ مطابقت نہیں ہے کہ ہم ایک زبان بولنے والے ہیں۔ جہاں تک رہن سہن کا تعلق ہے ہم مختلف طریقے سے رہتے ہیں۔ میرا جو قیام ہے، میری جو رہائش ہے، وہ مختلف ہے۔ میں ریگستان کے علاقے سے تعلق رکھتی ہوں۔ پہاڑ پہ جو شخص رہتا ہے اس کا طریقہ رہائش مختلف ہے، اس کی ضروریات مختلف ہیں۔ تو ہمارا جناب چیئرمین، جو رشتہ ہے وہ یہ ہے کہ ہم مذہب کی ایک مضبوط رسی سے بندھے ہوئے ہیں جس کے نام پہ یہ ملک لیا گیا اور یہ اب آسانی سے ٹوٹنے والا نہیں ہے۔ تھوڑی بہت چیزیں ایسی ہیں جن کا کہ ہمیں خیال کرنا ہو گا لیکن ہماری باتوں سے یہ تاثر نہ جائے کہ ہم ٹوٹ رہے ہیں۔

جناب چیئرمین صاحب اب آج کل جو چلے، جلوس اور ریلیاں ہو رہی ہیں اس میں میں فریقین سے کہوں گی کہ وہ سمجھداری سے کام لیں۔ بولنے کا حق ہر ایک کو ہے۔ سننے کی برداشت ہم میں ہونی چاہئیے لیکن غیر ضروری چیزوں سے ہمیں پرہیز کرنا چاہئیے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم پھر کسی dictatorship کی طرف چلے جائیں۔ مجھے یاد پڑتا ہے بلکہ سب کے علم میں ہے کہ ۷۷ کا مارشل لاء جو طویل ترین آٹھ سالہ مارشل لاء اس ملک میں لگا تھا اس کی ذمہ داری حکومت کے ساتھ ساتھ اس وقت کی opposition پر بھی عائد ہوتی ہے۔ ان کے جو چلے جلوس تھے، agitation تھی وہ ملک کو اس طرف لے گئی کہ ملک ایک طویل مارشل لاء کی زد میں آ گیا لیکن ایک اور بات ہمارے اندر یہ ہے کہ ہم کھل کر قومی امور پہ بھی بات نہیں کرتے۔ اس مارشل لاء پر بھی ہم نے نہ کھل کر کبھی بحث کی، نہ تحقیق کی کہ وہ مارشل لاء کیوں لگا۔ سب کو معلوم ہے کہ وہ مارشل لاء کیوں لگا لیکن قومی level پر ہم نے کھل کر اس پہ بات نہیں کی۔ اسی طرح جو مشرقی پاکستان کا واقع یہاں ملک میں رونما ہوا اور ہمارا آدھا ملک ہم سے علیحدہ ہوا تو اس پر بھی ہم نے کھل کر تحقیق نہیں کی، بات نہیں کی۔ یہاں تک کہ تیس سال گزر گئے اور حمود الرحمان کمشن کی جو رپورٹ ہے اسے شائع نہیں کیا گیا۔

جناب چیئرمین صاحب جمہوری جو قومیں ہیں ان میں آزادی اظہار رائے کی اجازت ہوتی

ہے۔ آپ ہماری رائے سے اتفاق کریں یا نہ کریں لیکن بولنے کی سب کو اجازت ہونی چاہئیے۔ اب اسی آزادی رائے یا رویوں کے حوالے سے میں بات کروں گی کہ پچھلے دنوں یہاں پہ خواتین کے متعلق ایک resolution لایا گیا تھا جسے نہ پیش کرنے دیا گیا اور نہ اس پہ کوئی تقریر ہوئی ، نہ بحث ہوئی اور یہاں ملک کے اندر یہ پیغام گیا ہے کہ ایوان بالا جو سینٹ ہے وہ عوام کو در پیش خطرناک مسائل پہ بات نہیں کرنا چاہتا۔ خواتین سے متعلق جو نا انصافیاں ہیں اس پہ ہم یہاں پہ بات نہیں کر سکتے۔ اب جناب والا ہوتا یہ ہے کہ عوام کے مسائل سڑکوں پہ تو اٹھائے جا رہے ہیں۔ جلسے جلوس کر رہے ہیں لیکن ہم جو نمائندہ بن کر بجلی اورگیس کے بلوں پہ اجلاس بلائے جاتے ہیں اور اس پہ بحثیں ہوتی ہیں۔ لیکن ملک کی آدھی آبادی سے متعلق ، ان کے بنیادی حقوق سے متعلق آپ کچھ نہیں کہہ سکتے ۔ جناب یہ بہت ہی خراب پیغام ہے جو یہاں ہمارے ہاؤس سے گیا ہے۔ اب جناب پاکستانی قوم یہ نہیں چاہتی کہ ہمارے یہاں اس قسم کی آزادی ہو۔

جناب چیئرمین ! جہاں تک رویوں کی بات ہے تو ہمیں اپنے رویے بدلنے پڑیں گے ۔ہمارا ملک اقتصادی اور معاشرتی مسائل کا شکار ہے ۔ اس کی بنیادی وجہ ہمارے رویے ہیں ۔ ہمیں دوسروں کی سوچ کا احترام کرنا ہے اور دوسروں کی سوچ کا احترام کرنا بھی چاہیے۔ اگر پاکستان کو اسلامی، جمہوری اور فلاحی مملکت دیکھنا ہے تو پھر ہمیں اپنا طریقہ کار بدلنا ہوگا اور اہم قومی معاملات پہ کھل کربات کرنی ہوگی جس سے کہ مسائل کے حل سامنے آتے ہیں۔ جب ہم یہ کریں گے اور یہ عادت اپنے اندر ڈالیں گے تب کہیں جا کر ہم ایک قابل قبول معاشرہ بن پائیں گے۔

جناب والا! میں سب فرقوں سے کہوں گی کہ آپ امن و امان کی صورت حال کو نظر انداز نہ کریں۔ میں حکومت سے بھی یہ کہوں گی کہ آپ طاقت کا مظاہرہ نہ کریں۔ ملک اس وقت اقتصادی طور پہ خراب حالات سے دوچار ہے جو کہ کئی سالوں سے چلے آ رہے ہیں اور ہم نیچے کی طرف جا رہے ہیں۔ یہ عمل کوئی دو تین سالوں کی پیداوار نہیں ہے۔ کئی سالوں سے ایسا ہو رہا ہے اور حالات بتدریج اسی طرف جا رہے ہیں جس کے لئے حکومت کو ہمارے cooperation کی ضرورت ہے۔ پوری ملک کے عوام اور سیاست دانوں کے cooperation کی ضرورت ہے ۔ ان حالات میں اگر ہم نے نادانی اور کوتاہی سے کام لیا تو ممکن ہے کہ ناقابل تلافی نقصان ملک کو ہو اور قوم کو بھی ہو ۔ میں تمام سیاسی اور مذہبی جماعتوں سے بھی گزارش کروں گی اور حکومتی

اداروں سے بھی کہوں گی کہ اپنی اپنی ذمہ داری کا بھرپور احساس کرتے ہوئے۔ حالات کو مزید خراب ہونے سے بچائیں اور ملک کو صحیح راستے پر لے جائیں۔

Mr. Chairman: Now I take up the Call Attention Notice. Iqbal Haider sahib.

عبدالحئی صاحب! اب وقت نہیں ہے۔ چلیں، یہ Call Attention لے کر پھر اس پر آ جاتے ہیں۔

(مداخلت)

Mr. Chairman: Please sit down, I am concious of all the difficulties, if there is time, you do it. You do it again.

پلیز رضوی صاحب! ٹائم ہوا تو آپ کو میں گھنٹہ دوں گا، اگر نہیں ہو گا تو sorry.

If there are ten minutes, I will give you ten minutes but if I don't have ten minutes, how do I do? Please Rizvi sahib, for God's sake sit down.

(interruption)

Mr. Chairman: I know you are leading your party. Hayee sahib is leading his party. Everybody is leading his party.

اگر آپ صبح سے discipline قائم کرتے تو سب کچھ ہو جاتا تھا۔ I have given the floor to Iqbal Haider. آپ بیٹھیں، آپ نے پھر پانچ منٹ ضائع کر دیئے ہیں۔ اقبال حیدر صاحب۔

CALL ATTENTION NOTICE REGARDING THE IMPOSITION OF 15% DUTY ON THE IMPORT OF CHIPS USED BY THE FILAMENT YARN MANUFACTURING INDUSTRY.

Syed Iqbal Haider: Thank you very much Mr. Chairman, with your permission, I invite the attention of the Minister for Finance, Commerce and

Economic Affairs to a very grave situation that in the budget of 1999-2000, the Government has imposed 15% excise duty on the imported chips which are used by the Polyester Filament Yarn Industry.

Sir, the issue is; today the Minister for Finance is participating in a meeting of sick units. Sir, I assure you that this decision of the Government would only make it more difficult as there will be 18 more sick units. The imposition of this duty is more discriminatory and harmful as before the budget, on the chips there was 20% customs duty and 5% regulatory duty to support the local manufacturing. After the budget, they have maintained the regulatory duty of 5% and imposed 15% Excise Duty. Sir, as far as the excise duty is concerned it can not be imposed on imported items in the first place because excise duty is only imposed according to the law that is the Central Excise and Salt Act, 1944 clearly defines that excise duty can only be recovered on locally manufactured goods. I refer to Section 3, that excise duty, levy and collection of duty, Section 3 sub-Section(1), "There shall be levied and collected in such manner as may be prescribed duties of excise on all exciseable goods other than salt which are produced or manufactured in Pakistan." So in the first place the excise duty on the imported chips can not be imposed by law. It is without lawful authority.

Secondly, sir, the effect of this imposition of the excise duty is that only one manufacturer of polyester is being benefitted as againt the interest of 18 manufacturers. Sir, those persons who are manufacturing the chips here, which is only one company as well as manufacturing the polyester fibre that is only one. So they are being openly favoured and that manufacturer of chips who also manufactures the rayon, sir, he has an additional edge and advantage because he

is not subject to the 15% duty, one.

Secondly, sir, that manufacturer, local manufacturer of chips out of which the polyester rayon is manufactured in Pakistan, he has increased the price of the chips by 30%. Sir, this has created havoc in the country. It will result in a complete monopoly Sartaj Sahib! only that person will survive that is Nova tax that is the one group of companies that you are patronizing and supporting and creating a monopoly of one individual, one Seth in the entire country to the detriment of 18 manufacturers. Sir, it is a totally illegal, illogical, un-constitutional decision of the Government, and, I wish that the Finance Minister was here. On the one hand he says that he wants to revive the sick units on the other hand he is creating more sick units. Sir, it is a serious threat to the entire industry, for God's sake withdraw this 15% excise duty on the import of chips meant for polyester flament yarn manufacturing. Sir, it is very important and I hope, I receive a positive response from the government because it is a totally illegal levy. Thank you sir.

Mr. Chairman: Sirtaj Aziz Sahib on behalf of the Minister for Finance.

Mr. Sartaj Aziz: Mr. Chairman sir! The issue raised by the honourable member has some merit, I will begin by saying that this issue is before the National Tariff Commission, examining all aspects ...

جناب چیئرمین، وہ delay اتنا کر رہے ہیں۔

Mr. Sartaj Aziz: About the background ,let me explain that first of all the problem is complex because the final product is fabric, which is the polyester fabric from which every thing is made, and there was lot of threat of

smuggling of the fabric so the duty was lowered to 35% plus sales tax so that the smuggling is reduced.

Now the fabrics are made from yarn, that is the next stage. The yarn is made either from polyester chips or even lower level which is petrochemical product which is called PTA and MEG so we can see that within 35% you have to accommodate four other stages, so that progressively the duty is such that each stage can be protected. Now we have an ICI plant which produces PTA and they have a understanding that for the first two years they will get a minimum protection of 15%.

Now from PTA you will go to chips and from chips to yarn, from yarn to other so between 15 and 35. To accommodate the correct level of protection each time is not easy and the situation is further complicated by the wide saturation and dumping practices of polyester manufacturers all over the world, not only of fibre but everything else.

Now, in last November, 1998, this manufacturing of chip applies to NTC for protection against the imported chips which are coming at a very low price. Simultaneously, in February, a Filament and Yarn Manufacturers Association, who are now claiming, also made an application at that time for protection. So, the Tariff Commission examined all this and recommended in May this year that the regulatory duty on imported chip may be increased from existing 5% to 15%, regulatory duty of 10% may be imposed on the import of polyester Film and Yarn and these should be reviewed after 6 months in view of the world prices. This was examined by the Secretary Committee and included it as a budgetary measure. So at that time it came in June. In the meanwhile the prices of chips have gone up worldwide. So, the initial complaint that they have

that the chips are being dumped disappeard and that created a problem.

Now they have approached the Filament and Yarn Manufacturing Association on 16th of July, about one and half month ago, saying that out of these 18 units as I mentioned earlier, there are two units which make some chips and there are three units which will do almost 15%, they make them from basic manufactures even at a lower level which is PTA and MEG which is produced by ICI. So, these 18 units have said that it is the prices , the duty has gone up by 10%, therefore, the yarn duty is still lower and they can not face competition and, therefore, they should be given extra protection. We have also received another application on the 21st of July from Pakistan Silk and Rayon Mills Association which is talking about the duty on yarn which is made by the Yarn Manufacturers which says that fiber is 35%, this has become 45% and they can not compete. So, the Tariff Commission is seized of this whole range of issues. They have asked for 14 days to complete their report which will then go to ECC. I hope within this month this issue will be solved.

Mr. Chairman: The other issue which he has been raised

کہ جی یہ Excise duty تو manufacturers پہ لگی ہے -

Mr. Sartaj Aziz: Sir, I have noted that issue and I will also draw the attention of the National Tariff Commission.

Syed Iqbal Haider: That 15% must be withdrawn.

جناب چیئرمین- وہ کہتے ہیں ' the Minister has said کہ بھئی آپ کا میرٹ ہے

I do hope that this will be solved. اور but they are examining

Mr. Sartaj Aziz: I have met the Chairman of the Tariff Commission this morning before coming here and he has promised , I have even asked him to

expedite it within fortnight or one week so that within this month a decision can be made.

سید اقبال حیدر۔جناب اس طرح تو چار ہفتے ہو جائیں گے۔

Sir, within this month means September. By 15th of September you will do that.

Mr. Sartaj Aziz: No, fortnight is better.

Mr. Chairman: Fortnight means 17th of September.

Syed Iqbal Haider: 17th, right sir. This is your assurance to the House sir, it will be taken up with the Assurance Committee, if it is not done.

Mr. Chairman: O.K.

سرتاج عزیز آپ اس کا legal point بھی دیکھ لیں۔ ڈاکٹر عبدالحئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔جناب! پہلے رضوی صاحب کو وقت دے دیں میں بعد میں بات کر لوں گا ۔ میں تو قربانی والا آدمی ہوں ۔

جناب چیئرمین۔ڈاکٹر صاحب! میں اس کی تعریف کرتا ہوں۔ آپ نہ صرف قربانی والے ہیں بلکہ بڑے تحمل والے ہیں ۔ اور جب میں آپ کو کہتا ہوں کہ آپ نہ بولیں تو آپ نہیں بولتے ۔ میں اس کا شکرگزار ہوں ۔ جناب کمال رضوی صاحب ۔

سید مصطفیٰ کمال رضوی ۔ شکریہ جناب چیئرمین! میں ڈاکٹر عبدالحئی صاحب کا بھی شکرگزار ہوں کہ انہوں نے مجھے بولنے کا وقت دیا۔ ایک بات کی مجھے چیئرمین صاحب خوشی ہوئی ہے اس وقت ہاؤس میں بیٹھ کر۔ ہاؤس میں بیٹھ کر مکمل طور پر جو نظر آیا ہے وہ یہ ہے کہ تین چھوٹے محروم صوبوں نے ایک طرف ہوکر very strongly اپنی آواز اٹھائی ۔ سندھ صوبہ جو محروم ہوا ہے اس کے لئے آواز اٹھائی۔ مولانا حافظ فضل محمد صاحب کا میں بہت مشکور ہوں کہ انہوں نے حق کی بات کی ۔ انہوں نے تمام محروم لوگوں کی، not only مہاجر قوم بلکہ دوسرے لوگوں کی بھی بات کی ۔ انہوں نے down trodden لوگوں کی بات کی ۔ انہوں نے صاف طور پر جتا دیا کہ پنجاب تین چھوٹے بھائیوں کو، تین چھوٹے صوبوں کو محروم کرکے رکھنا چاہتا ہے۔ totally,

openly, یہ بتا دیا کہ پنجاب تین چھوٹے بھائیوں کو، تین چھوٹے صوبوں کو محروم رکھنا چاہتا
ہے۔ تینوں صوبوں کو colonised کرکے rule کرنا چاہتا ہے۔ یہ بات واضح طور پر ثابت ہوگئی
ہے اس upper House کے floor پر کہ one province was to rule the whole country.
اور جناب جو بھی انہوں نے اقدام اٹھائے ہیں وہ آپ لوگوں کے سامنے ہیں۔

جناب عالی! ہمارے ظفر صاحب نے کل یہ بات بہت openly کہی کہ جی the
representation of the Muhajirs and the people of Urban Sindh has totally been
denied. ہمیشہ مہاجر آواز کو اور urban Sindh کی political party کو دبایا گیا۔ اس کو ہمیشہ
under-representation رکھا گیا ہے۔ اس کو ہمیشہ representation سے باہر رکھا گیا ہے۔
جناب! میں یہ بتاتا چلوں کہ 1997ء کے بعد جب سے نئی حکومت بنی، ہمارے 350 مہاجر لڑکے
آج تک ہلاک ہوئے ہیں۔ گورنر رول کی imposition کے بعد 22 لوگ extrajudicially kill کئے
گئے ہیں۔ وزیر داخلہ نے floor of the House پر last time یہ openly کہا تھا اور extrajudicial
killings کو accept کیا تھا کہ ہوئی ہیں اور آج تک ایک شخص بھی

has not been brought to the book. When the Interior Minister of the present Government comes to the floor of the House and says that extrajudicial killings have taken place then uptil today nothing has been done about it.

کل 31st کو بھی جو ہلاکت ہوئی تھی ہمارے ایک ساتھی محمد رفیق کی، اس کو بھی floor of the
House پر میں نے بتایا تھا کہ he had been shot at point blank range for more than
seven times,

سات سے زیادہ اس شخص کو گولیاں ماری گئیں اور آج وزیر داخلہ نے کہا کہ جی موٹر سائیکل پر
تھے اور ان کو ہاتھ دے کر روکا گیا اور جب وہ نہیں رکے تو ان پر گولی چلائی گئی۔ یہ کس قسم
کا قانون ہے what sort of a society are we living in that when a person who was
asked to stop on a motor bike does not stop تو آپ point blank range سے اس پر
گولیاں چلائیں۔ یہ صرف مہاجر کو قتل کرکے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ جی colonised کرکے ہم
اس صوبے کو رکھیں گے۔ سندھ صوبے کو پنجاب کی colony بنا کر رکھیں گے اور وہاں کی
representation کو نہ آواز دی جائے گی اور نہ اس کو موقع دیا جائے گا کہ وہ اپنے لوگوں کو

serve کر سکیں، وہ اپنے صوبے کو serve کر سکیں۔

جناب عالی! صرف یہی نہیں، وہاں کے ٹوٹل parliamentarians کو جو elect ہو کر آئے ہیں، MQM یعنی متحدہ کی سیٹ سے all 45 have been placed on ECL. ہمارے باپ دادا نے جو ملک بنایا، اسی ملک میں آج ہم محصور ہو کر رہ گئے ہیں۔ اسی ملک میں parliamentarians like myself have to go and say to Chaudhry Shujaat sahib and give him an application and, sir, you would recall that I had also given an application to you last time and you kindly pursued and got me permission to travel abroad.

ہمیں یہاں پر ملک سے باہر جانے کے لئے permission لینی پڑتی ہے کہ جناب عالی! اپنے ملک سے، جس ملک کو ہم نے بنایا، اسی ملک سے ہم باہر جانے کے لئے permission لیں۔ یہ کس طرف آپ لے کر جا رہے ہیں اس پاکستان کو، جس کو میرے باپ دادا نے بنایا۔ If you think that you can suppress the voice of the Muhajirs, then I am sorry to say, sir, that نہ تو ہم پہلے گھبرائے، نہ آج گھبرائیں گے۔ آج میں اکیلے اس فلور پر کھڑے ہو کر کہہ رہا ہوں کہ ہم تنہا اپنی قوم کی آواز ہیں، اس کو جتنا آپ دبانا چاہیں، میں اس کو defend کرتا رہوں گا، اٹھاتا رہوں گا، سندھ صوبے کی آواز اٹھاتا رہوں گا، ان محروم صوبوں کی آواز اٹھاتا رہوں گا، چاہے وہ NWFP ہو، چاہے بلوچستان ہو، چاہے وہ سندھ ہو۔

جناب! کل ہمارے فاضل دوست مولانا ساجد میر صاحب نے بہت بڑی بات کردی۔ شاید ان کو یہی نہیں معلوم کہ جس طرف وہ بیٹھے ہیں، Pakistan Muslim League had ventured into an agreement, a written agreement with MQM before the formation of the Government in 1997. جناب عالی! مولانا صاحب نے اتنی بڑی بات کردی کہ جی بھتہ لینے والے جو ہیں آج حکومت سے بھتہ لینے لگے ہیں۔ جناب ساجد میر صاحب میں آپ کو یہ بتا دوں کہ جس طرح آپ نے سندھ صوبے میں پنجاب کی پولیس کو بھیج کر لوگوں کو گھروں سے arrest کرکے، اگر لڑکے نہیں ملتے تو ماؤں اور بہنوں کی چادروں پر آپ ہاتھ ڈال دیتے ہیں اور یہی نہیں 80, 80, سال کے بزرگوں کو آپ اٹھا کر لے جاتے ہیں اور ان کی اولادوں کے بارے میں جب پوچھتے ہیں تو لاکھوں روپے دے کر چھوڑے جاتے ہیں۔ لاکھوں روپے

demand کرتے ہیں اور جب مائیں نہیں دے پاتیں تو اپنی چوڑیاں بیچ کر۔ اپنے گھروں کے اثاثے بیچ کر اپنے بچوں کو چھڑانے کی کوشش کرتے ہیں۔

جناب عالی' بھتے کی بات کرتے ہیں تو you have unleashed a reign of terror in that city where آپ خود اپنے غنڈے چھوڑ کر وہاں پر لوگوں سے ' عوام سے بھتہ لیتے ہیں۔ اگر متحدہ قومی موومنٹ کے لوگ بھتہ لیتے ہوتے تو سترہ سال سے' پندرہ سال سے ان کی عوام' ان کی قوم الطاف حسین کو اور ایم کیو ایم کو بار بار' بار بار ووٹ دے کر ان اسمبلیوں میں نہیں لاتی۔ کیونکہ بھتہ لینے والوں کو کوئی پسند نہیں کرتا ہے and we reject people who do such atrocity اور جب ہم point out کرتے ہیں آپ کو کہ دیکھیں فلاں جگہوں پر یہ لوگ آکر اس طرح کر رہے ہیں تو

You totally torture us and you do nothing about it. Let me read out a clause here in these papers which were signed by the Pakistan Muslim League and M.Q.M.

اور جو بھتے کی آپ بات کرتے ہیں کہ حکومت سے مانگ رہے ہیں۔ تو جناب عالی '

It openly states, let me read para 2, page 2, where you have openly said and you wrote, "the families of persons who have lost their lives in extrajudicial killings and in other terrorist activities will be compensated to." You have written this here and

جب ہم کہتے ہیں کہ جو ہمارے شہید ہوئے ہیں' جو ہمارے ہلاک ہوئے ہیں بھئی تم نے لکھ کر agree کیا تھا کہ تم اتنے اتنے پیسے ان کے خاندانوں کو دو گے۔ اور وہ پیسے ہم نہیں دیں گے بلکہ the commissioner will distribute these moneys to the affected people جب آپ written agreement پر 10 فیصد بھی نہ دیں اور جب ہم کہیں کہ بھئی ہمارے جو لوگ ہلاک ہوئے ان کو آپ compensation دیں تو آپ کہتے ہیں کہ ہم حکومت سے بھتہ مانگ رہے ہیں

this is a written agreement, the press people can aquire this agreement from me.

دوسری بات' جناب ساجد میر صاحب جو مولانا ہیں اور اتنے بزرگ ہو کر ' اتنی بڑی بات کر جاتے ہیں ۔ تو خدا کا واسطہ you are sitting in the House of the Senate, do not say such thing, we do not have the way to stand on. دوسری بات انہوں نے اتنی بڑی بات

کر دی۔ وہ تو کردی انہوں نے۔ دوسری بات انہوں نے کی جناب عالی کہ they do not talk

about "No Go Areas" and there are people who live in the East of Karachi also

and in those areas people are living and they should have a representation. They

should have a representation, ہم کب کہتے ہیں کہ ان کو representation نہیں ملنی

چاہیئے مگر وہ elect ہو کر آئیں تو representation ملنا چاہیئے ناں ------

جناب چیئرمین ، اب ذرا آپ اس کو wind up کر لیں جناب۔

جناب مصطفیٰ کمال رضوی ، میں کر رہا ہوں۔ اس پیرا گراف میں یہ لکھا ہے جو

مسلم لیگ نے sign کیا ہے

about "No Go Areas" that the presence of armed terrorist and terrorism in areas identified by M.Q.M. be finished and armed terrorist be disarmed and their patronage be stopped. We all know who is patronizing these people. Mr. Chairman! their patronage should be stopped and unannounced ban on M.Q.M. be lifted forthwith and all rights enjoyed by other political parties be made available to M.Q.M. This is a written agreement. When you talk about it, we

said "No Go Areas" خالی کراؤ۔

I was not in one, but in so many meetings with the Prime Minister sitting in the meeting, when he said and he gave direct instructions to the Interior Minister

and so many people and said that "No Go Areas" خالی کراؤ کیوں نہیں کرتے ہو اور یہ

اتنے دنوں میں خالی ہو جانا چاہیئے۔ اور میں کہتا ہوں کہ پاکستان سے کوئی بھی elect ہو کر آسکتا

ہے because Pakistan is for everyone. Pakistan is not only Punjab. تو یہ بھائی

politically elect ہو کر آئے ہیں ' patronize کر کے زبردستی تو نہیں elect ہو کر آسکتے

1993 کے elections میں یہ ثابت کر دیا کہ جی when we boycotted, not a single

person won seat اور جو elect ہو کر آئے ڈیڑھ ہزار ووٹ لے کے جہاں سے ہم ڈیڑھ لاکھ اور

دو لاکھ ووٹ لیتے ہیں۔

جناب چیئرمین: شکریہ جی۔

جناب مصطفی کمال رضوی: جناب چیئرمین' ایک چیز آخری میں ختم کرتے ہوئے نثار صاحب کی بات کا جواب دیتا چلوں۔ نثار صاحب کی میں آخری بات کروں گا کہ انہوں نے بہت بڑی بات کر دی کہ جناب عالی 1985 سے 1999 تک یہ بار بار حکومتوں سے آتے اور نکل جاتے ہیں۔ آتے ہیں اور نکل جاتے ہیں۔ This is on record جناب نثار صاحب اور can also take this, this is written agreement and see کہ اگر اس میں سے 10 فیصد چیز اگر deliver کی گئی ہے تو میں ماننے کے لئے تیار ہو جاؤں۔ نثار صاحب جس قوم کو آپ محروم رکھنا چاہتے ہیں اپنی حکومت کے سامنے تو وہ کیا کر سکتی ہے۔ ظاہر بات ہے کہ جو چیز آپ agree کرتے ہیں صرف زبانی نہیں written agree کرتے ہیں اور جب آپ deliver نہیں کرتے این ڈبلیو ایف پی کو آپ deliver نہیں کرتے' بلوچستان کو اپنے rights deliver نہیں کرتے' سندھ کو اپنے rights deliver نہیں کر سکتے تو کیا ہم خیرات میں آپ کے ساتھ بیٹھے رہیں۔ we do not need to sit because we believe in the rights of the people of Pakistan, and the down-trodden people of Pakistan. اور جناب عالی! میں یہ آخر میں کہتا چلوں کہ آپ اکیلے اس طرح پاکستان کو نہیں چلا سکتے۔

جناب چیئرمین: شکریہ' ڈاکٹر عبدالحئی صاحب۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: ڈاکٹر عبدالحئی صاحب۔ رضوی صاحب آپ کا وقت ختم ہو گیا' ٹائم جب ختم تو پھر ختم۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: جناب چیئرمین صاحب! میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔ آج چونکہ وقت کم ہے اور وقت کی کمی کی وجہ سے تفصیلی بات نہیں کر سکتا۔ ویسے آج مجھے بھرپور بات کرنی چاہیئے تھی لیکن تفصیلی بات تو ہو نہیں سکتی لہٰذا میں چند باتیں ضرور عرض کروں گا۔ حکمران سنتے تو نہیں ہیں' ان کے کان بند ہیں۔ اس ملک کی یہ بدقسمتی ہے کہ ہمارا حکمران طبقہ چاہے وہ ادھر بیٹھے ہوں یا ادھر بیٹھے ہوں' یہ لوگ ایک کان سے سنتے ہیں دوسرے کان سے نکال دیتے ہیں۔ پھر بھی ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی بات کرتے رہیں۔

جناب چیئرمین صاحب! آپ دیکھیں اس ملک کو بنے ہوئے باون سال گزر گئے ہیں، دکھ کی بات ہے ہمارے اس تمام برباد ماضی سے کسی نے سبق حاصل نہیں کیا۔ حکمرانوں نے بھی سبق حاصل نہیں کیا۔ مسلم لیگ پارٹی والے جو یہ بھی کہتے ہیں کہ ہم نے پاکستان بنایا، افسوس کی بات ہے اس نے بھی کوئی اچھی روایت نہیں قائم کی۔

آپ دیکھیں یہ bourgeoisie سوسائٹی سے لیڈر شپ ہے اور یہ لیڈر شپ نہ وفاق کو سمجھتی ہے، نہ جمہوری کلچر کو، نہ سیاسی کلچر کو، نہ قومی کلچر کو، نہ انصاف کے کلچر کو، نہ امن کے کلچر کو، نہ انسان دوستی کے کلچر کو، کسی چیز کو بھی سمجھنے کے لئے یہ لوگ تیار نہیں ہیں۔ حالت یہ ہے کہ ہمارے حکمران سہارتو کی ڈگر پر چل رہے ہیں۔ یہ سہارتو والے خواب دیکھ رہے ہیں جناب۔ یہ خدا کے بندے نہیں سمجھتے کہ یہ ملک کثیر القومی ملک ہے، یہ وفاق ہے، ٹھیک ہے آپ اسے وفاق کی طرح نہیں چلا رہے۔ آپ تو اسے شہنشاہیت کے انداز سے چلا رہے ہیں، آمرانہ انداز سے۔ Civil آمریت ہے یہاں پر۔ جب آپ پارلیمنٹ کو مفلوج کریں گے، آپ اپنی کابینہ کو مفلوج کریں گے تو حالات دن بدن خراب ہوں گے۔ دیکھیں پوری کابینہ میں بلوچستان کی نمائندگی نہیں ہے۔ آٹھ دس وفاقی Secretaries ہیں، یہ سب لوگ ویسے ہی بیٹھے ہوئے ہیں۔ یعنی کسی کے پاس تو تین تین، چار چار charge ہیں اور کسی کے پاس ایک بھی نہیں۔ آپ تو ۸۰ ویں نمبر والے کو سندھ میں بہت بڑا عہدہ دے دیتے ہیں۔ آپ ملازمین اور بیوروکریسی سمیت تمام اداروں کو مفلوج کر رہے ہیں۔ عدلیہ کو آپ نے متزلزل کیا ہے، آپ نے انتظامیہ کو متزلزل کیا ہے، آپ نے پارلیمنٹ کو مفلوج کر دیا ہے تو چیئرمین صاحب! کس طرح ملک کا انتظام چلے گا۔ ہاں ایک بات یاد رکھیں کہ یہ تمام قومی ادارے جن کو آپ نیست و نابود کر رہے ہیں، یہ ملک کی تباہی کا سبب بنیں گے۔ معاشی اداروں کو بھی آپ نے تباہ کر دیا ہے اور یہ بات معاشیات کے ماہر کہتے ہیں، حالت یہ ہے کہ آپ نے Foreign Currency Accounts منجمد کر کے ملک کا برا حال کر دیا ہے۔

یہ بات on record ہے آپ نے کہا تھا کہ غریبوں کے چولہے جلیں گے، روشن ہوں گے۔ آپ نے چولہے جلانے کی بجائے، روشن کرنے کی بجائے انہیں بجھا دیا ہے۔

جناب چیئرمین صاحب! آج کمر توڑ مہنگائی ہے۔ tax free budget کے نام پر آپ نے آج sales tax اور general sales tax اس کے علاوہ گیس، بجلی، تمام خوردنی اشیاء اور ادویات،

سب پر آپ ٹیکس لگاتے جا رہے ہیں۔ آمدنی ویسے کی ویسی ہے۔ سب industries بند ہیں، کارخانے بند ہیں، پیداوار کچھ نہیں ہے، اخراجات شاہانہ انداز میں ہورہے ہیں چیئرمین صاحب۔ اس طرح جب آپ کر رہے ہیں تو ملک کا کیا حال ہو گا۔ کمال یہ ہے کہ آپ بڑے بڑے منصوبے بناتے ہیں لیکن بڑی معذرت کے ساتھ انہی منصوبوں پر بڑے بڑے scandals اس ملک میں سنے جا رہے ہیں۔ لاہور بس بھی ایک scandal ہے کہ اس میں حکمرانوں کا حصہ ہے۔ ڈائیوو سے مراد جس نے اسلام آباد - لاہور موٹروے بنایا اس کے بھی بڑے scandals ہیں۔ میرا گھر جو مصیبت اب آئی ہے، یہ میرا گھر نہیں ہے، اس کے اوپر بھی، جناب چیئرمین صاحب، آپ حیران ہوں گے، scandal ہے۔ بنکوں سے آپ پچاس ارب روپے لے کر اس منصوبے کے لئے دے رہے ہیں۔ کمال یہ ہے جناب! کہ ساڑھے نو سو روپے per square ft. کے حساب سے ٹھیکیداروں کو ٹھیکہ دیا گیا ہے۔ عام طور پر تین سے چار سو per square ft. سے زیادہ نہیں دیا جاتا لیکن انہوں نے دیکھیں کس حساب سے ٹھیکہ دیا ہے۔ زمینیں بھی وہ لی ہیں جو دوسرے محکموں کے پاس تھیں۔ بلوچستان میں Arid Zone کی زمین لے لی گئی ہے۔ اسی طرح دوسرے صوبوں سے بھی، سندھ میں بھی اسی طرح کیا گیا ہے۔

جناب والا! آپ اس ملک کو کس طرف لے جا رہے ہیں۔ خارجہ پالیسی میں آپ نے صرف ایک مثبت قدم اٹھایا Lahore Declaration کا، بھارت کے ساتھ تعلقات بڑھانے کے لئے آپ نے کوشش کی لیکن پھر آپ کی حکومت نے ایسا پلٹا کھایا کہ جو آپ نے محنت کی وہ رائیگاں گئی۔ اب آپ پھر منتیں کرتے پھر رہے ہیں، اعلان واشنگٹن اور تمام چیزیں جو آپ کرتے پھر رہے ہیں، لیکن ابھی تک مذاکرات کے لئے راستے ہموار نہیں ہو رہے ہیں۔

جناب چیئرمین! ہماری آپ سے گذارش ہے کہ سندھ کے لوگ اپنی جگہ حق بجانب ہیں، آج پنجاب کے عوام سے کسی کو گلہ نہیں ہے، اگر گلہ ہے تو پنجاب کے حکمران طبقے سے ہے، پنجاب کے عوام خود پولیس سٹیٹ میں ہیں، عام آدمی تو آج پنجاب میں بھی کچلا جا رہا ہے۔ اس کی مثال 400 سے زیادہ خودکشیاں ہیں، پورے ملک میں خودکشیاں ہو رہی ہیں۔ بھوک، افلاس، جہالت، بیروزگری اور مہنگائی کے بوجھ تلے لوگ دبتے جا رہے ہیں۔ نہ تو آپ نے پریس کو چھوڑا، اگر کوئی شخص تنقید کرتا ہے تو آپ ہدف ملامت بناتے ہیں، دھمکیاں دیتے ہیں، ضیاء الدین کی مثال لے لیں، امتیاز عالم کی مثال لے لیں، رحمت آفریدی کی مثال لے لیں۔ فرنٹیئر پوسٹ کی

مثال لے لیں کہ آپ کس طرح پریس کی آزادی کو مانتے ہیں یا عدلیہ کی آزادی کو مانتے ہیں۔

جناب چیئرمین! کسی بھی معاشرے میں انصاف بنیادی چیز ہے۔ انصاف ہر لحاظ سے اس ملک سے ناپید ہوتا جا رہا ہے، معاشی انصاف، سیاسی انصاف، جمہوری انصاف، انسانیت کے لئے انصاف، شہریوں کے لئے انصاف، سب پر انصاف کے دروازے آپ نے بند کئے ہوئے ہیں، آج انصاف ناپید ہے، rule of law نہیں ہے، جنگل کا قانون ہے۔ لا قانونیت کا سیلاب ہے۔

جناب چیئرمین! اس طرح سے منظم معاشرہ نہیں چلتا ہے، آپ اکیسویں صدی میں بدنما اعمال کے ساتھ داخل ہو رہے ہیں اور بھوک، افلاس، مہنگائی، بیروزگاری کے حوالہ سے داخل ہو رہے ہیں، آپ اکیسویں صدی میں کیا کریں گے، لوگ سائنس اور ٹیکنالوجی، ترقی اور خوشحالی کے ساتھ اکیسویں صدی میں جا رہے ہیں اور ہم بربادی کے ساتھ اکیسویں صدی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ نہ ہماری داخلہ پالیسی صحیح ہے اور نہ ہی ہماری خارجہ پالیسی صحیح ہے۔ فرقہ واریت عروج پر ہے، نفرتیں عروج پر ہیں، قومی وحدتوں کے خلاف صف آراء کیا جا رہا ہے۔

جناب چیئرمین! قومی خودمختاری سب سے اہم مسئلہ تھا، یہ حکومت نے خود کہا تھا کہ ہم قومی خود مختاری دیں گے، مگر افسوس کہ انہوں نے تیرہویں اور چودھویں ترمیم کے وقت قومی خودمختاری یا صوبائی خودمختاری کے مسئلہ کو نظرانداز کیا۔ آج لوگ یہ محسوس کر رہے ہیں کہ سب کچھ اسلام آباد سے ہو رہا ہے۔ یعنی حکومت پہلے سے زیادہ شخصی حکومت، سول آمریت، سول مارشل لاء اور ڈکٹیٹرشپ کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ جب آپ اس طرح سے کریں گے تو آپ کو عوام کبھی معاف نہیں کریں گے۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا کہ عوام کا ادارہ سب سے مضبوط ادارہ ہے۔ چودہ کروڑ عوام کا ادارہ ہے، کوئی یہ سمجھتا ہے تو اس کی بھول ہے کہ وہ ان اداروں کو ختم کریں گے تو عوام ہمارا احتساب نہیں کریں گے۔ آپ تو احتساب نہیں کر سکے کسی کا بھی، ایک بھی روپیہ ڈوبا ہوا آپ واپس نہیں لا سکے۔ جب خود حکمران defaulter ہوں تو وہ باقی لوگوں سے پیسے کیسے وصول کریں گے۔ چیئرمین صاحب یہ ایک افسوسناک بات ہے کہ آج اس ملک کی معیشت کا اور بنکوں کا لوٹا ہوا پیسہ اگر پائی پائی واپس ہو، سپریم کورٹ نے حکم دیا ہے کہ ان کی لسٹ لے کر آؤ جنہوں نے default کیا ہے۔ اس کے حکم کے باوجود جیسا کہ

زمیں جنبد نہ جنبد گل محمد

کسی کو کوئی پرواہ ہی نہیں ہے۔ یہاں کوئی نہیں ہلتا ہے۔ جناب چیئرمین! یہ نوشتہ دیوار

پڑھنا چاہیئے، پاکستان کے عوام باشعور عوام ہیں، وہ کسی کے غلام نہیں ہیں۔

جناب چیئرمین: wind up کرلیں ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ: جناب وہ کسی کے محتاج نہیں ہیں، وہ اپنے شہری، سیاسی، جمہوری، معاشی، ذاتی حقوق کا دفاع کرنا جانتے ہیں۔ جہاں ہزاروں نوجوانوں نے، سیاسی کارکنوں نے، دانشوروں نے، وکلاء نے، اساتذہ نے قربانیاں دی ہیں تو تب آپ یہاں پر ہیں۔------

جناب چیئرمین: جی نماز کا وقت ہو رہا ہے، شکریہ جی۔ آئیٹم نمبر 3 move کر دیں جی۔

(Voices:shame, shame)

Mian Raza Rabbani: Sir, I lay before the Senate the Anti-terrorism (Second Amendment) Ordinance, 1999 (XIII of 1999), as required by clause (2) of Article 89 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan.

Mr. Chairman: The Anti-terrorism (Second Amendment) Ordinance, 1999, stands laid.

Please, Please. That item is now over.

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: اس آرڈیننس کو ہم بھگتیں گے۔

جناب چیئرمین: تو پھر ٹھیک ہے ناں بھگتیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: سوالات جو آئے ہیں وہ اگلے اجلاس میں آئیں گے۔ جی فرمائیے۔

میاں رضا ربانی: جناب چیئرمین! ایسی صورتحال ملک میں خطرناک ہے۔ یہ حکومت جمہوریت کو کچل رہی ہے اور وفاق کو ختم کر رہی ہے۔ انہوں نے اس پوری بحث کا کوئی نوٹس نہیں لیا۔ گورنمنٹ نے اس کو wind up نہیں کیا اور اس بات کو سامنے رکھتے ہوئے کہ صوبہ سندھ میں، پنجاب میں، پختون خواہ اور صوبہ بلوچستان میں جو سیاسی کارکنوں کو arrest کیا جا رہا ہے اور اس آرڈیننس کے خلاف Combined Opposition واک آؤٹ کرتی ہے۔

(اس موقع پر اپوزیشن واک آؤٹ کر گئی)

میاں محمد یٰسین خان وٹو: جناب میں wind up کرتا ہوں - یہ وقت کی کمی کی وجہ سے تھا کہ آج جمعہ ہے۔

جناب چیئرمین: آپ دو تین منٹ میں wind up کر سکتے ہیں۔ چلیں دو تین منٹ میں wind up کر دیں۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: چلئے، میں چند الفاظ میں wind up کر دیتا ہوں۔ جناب والا! سب سے پہلے تو میں اس بات کا ذکر کروں گا کہ اکثر ہمارے سینیٹرز حضرات نے اعتراض کیا ہے سندھ کے بارے میں ایڈمنسٹریشن کا۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: آپ بیٹھیں زاہد صاحب۔ وزیر صاحب کی تقریر کے دوران کوئی Point of Order raise نہیں ہو سکتا۔ I am not hearing you مجھے آواز نہیں آ رہی۔

میاں محمد یٰسین خان وٹو: اس میں جناب آرٹیکل 233 کے تحت ایمرجنسی لاگو ہے جس کو اس پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں نے منظور کیا ہے، کنفرم کیا ہے۔ سپریم کورٹ نے کنفرم کیا ہے اور اس کے مطابق فیڈرل گورنمنٹ کو، گورنر کو اور ایڈوائزر کو پورے اختیارات ہیں کہ وہ اقدامات کر سکتے ہیں امن قائم کرنے کے لیے اور سارے معاملات کو سلجھانے کے لیے۔

جناب! ہمارے دوسرے دوستوں نے 'مہاجر دوستوں نے اعتراضات کئے ہیں۔ ہم مہاجروں کی بڑی قدر کرتے ہیں۔ ان کی پاکستان کے لیے بڑی خدمات ہیں لیکن اگر کچھ لوگ مہاجر کے نام پر قانون کو اپنے ہاتھ میں لیں، لوگوں کی زندگیاں اجیرن کریں، ان سے بھتہ وصول کریں، ملک کا امن و امان تباہ کریں تو ان کو اس امر کی اجازت نہیں دی جاسکتی اور نہ اس کی اجازت دی جائے گی۔ ان کے خلاف پورے طور پر اقدامات کیے جائیں گے لیکن جو لوگ قانون کے مطابق عمل کرتے ہیں، ان کا پورا تحفظ کیا جائے گا، مہاجروں کا بھی اور پورے پاکستان کے تمام شہریوں کا بھی۔

پھر جناب والا میں یہ عرض کروں گا کہ پنجاب کے بارے میں بہت سارے اعتراضات کیے گئے ہیں۔ پنجاب کا صوبہ ہمیشہ چھوٹے بھائیوں کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے - آپ دیکھتے ہیں وزیر اعظم صاحب بلوچستان، سرحد اور سندھ کے حقوق کا تحفظ کرتے ہیں، ان کی ترقی کا تحفظ

کرتے ہیں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین: جی عباسی صاحب آپ کا کیا Point of Order ہے۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: میں جناب آپ کو صبح سے کہہ رہا ہوں۔

جناب چیئرمین: مجھے آواز نہیں آ رہی۔ I cannot hear you. اگر ایک تقریر ہو رہی ہے، بھئی مجھے سننے دیں، آواز نہیں آ رہی۔ آپ مجھے بتائیں What is your Point of Order?

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب میرا Point of Order یہ ہے کہ آج آپ نے صبح سے تمام traditions، تمام قوانین، تمام Constitutions، تمام legalities کے پرخچے اڑا دیئے ہیں۔ کیا یہ کوئی طریقہ ہے؟

Mr. Chairman: I do not agree with you.

(interruption)

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب آپ ڈورے ہو گئے ہیں۔

جناب چیئرمین: نہیں آواز آ رہی۔ پھر نہیں آ رہی۔ آپ چار آدمی بول رہے ہیں، نہیں آ رہی مجھے آواز۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: آپ deaf ہو گئے ہیں؟

جناب چیئرمین: نہیں ہوئے۔ اب آواز آ رہی ہے۔

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: یہ کیا ہے؟ کیا ہو گیا ہے آپ کو؟

جناب چیئرمین: بتائیں what is your point of order?

ڈاکٹر صفدر علی عباسی: جناب My point of order is کہ آج آپ نے آئین اور قانون سب کی دھجیاں اڑا دی ہیں۔

Mr. Chairman: I rule out. Ruled out. This is no point of order. Ruled out. Your conduct is unbecoming. It is ruled out.

زاہد خان صاحب آپ کا کیا point of order ہے؟

جناب محمد زاہد خان، جناب میرا point of order تھا تو اس وقت تو آپ نے سنا نہیں۔

جناب چیئرمین، میں نہیں سن سکتا چار آدمیوں کی آوازیں۔

OK. In exercise of powers conferred by Clause 3 of Article 54, read with Article 61 of the Consitution of the Islamic Republic of Pakistan ....

(interruption)

جناب چیئرمین، او۔ کے۔ جی سن لی بات آپ کی۔ کچھ سمجھ نہیں آ رہی کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ جب چار چار آدمی بات کر رہے ہوں تو مجھے کچھ سمجھ نہیں آتی۔ نماز پڑھنی ہے کہ نہیں پڑھنی؟

(مداخلت)

آپ نے نماز پڑھنی ہے کہ نہیں پڑھنی ہے۔ آپ نے نماز نہیں پڑھنی، ہم سب نے پڑھنی ہے، نماز پڑھنی ہے کہ نہیں پڑھنی۔ پڑھنی ہے۔ اچھا 'O.K.' کچھ سمجھ نہیں آ رہا ہے۔

I can't understand anything.

In exercise of the powers conferred by clause 3 of Article 54, read with Article 61 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, I hereby prorogue the Senate on the conclusion of its sitting on Friday, the 3rd September, 1999.

Sd/-

WASIM SAJJAD

Chairman, Senate

[The House was then prorogued sine die]